عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۴ | ۱۰ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ دسمبر ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۴۸

سیرتِ محمدیہ کا عملی پہلو

خاتم الانبیا ﷺ کی حیاتِ طیبہ

سال بہ سال

جاوید احمد غامدی

سیاق و سباق کے آئینے میں

خاندان

تہذیب کا اولین آماجگاہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

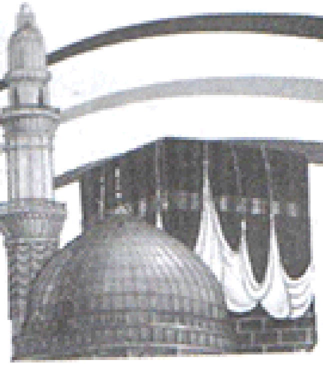

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

ذخیرہ اندوزی کر کے اشیا مہنگے داموں فروخت کرنا

س:......کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص کھانے پینے کی مختلف اشیاء مثلاً آلو، سیب، گاجر اسی طرح گھاس وغیرہ وافر مقدار میں خرید کر ان کو جمع اور ذخیرہ کر لیتا ہے اور موسم گزرنے کے بعد جب ان چیزوں کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں تب وہ انہیں فروخت کرنا شروع کرتا ہے۔ اس طرح کاروبار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

ج:......اگر مذکورہ طرز کا کاروبار کرنے اور ذخیرہ اندوزی سے عام لوگوں کو تنگی اور نقصان ہوتا ہے، مثلاً چیزیں نایاب ہو جاتی ہیں یا ان کی قیمتیں بہت بڑھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ ناقابل برداشت حد تک مہنگی ہو جاتی ہیں تو اس طرح کا کاروبار کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ لیکن اگر اس میں مذکورہ نقصانات نہیں پائے جاتے تو پھر اس کی گنجائش ہے۔

فتاویٰ محمودیہ میں ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:

''اگر بستی میں یہ اشیاء بکثرت موجود ہیں اور اس شخص کے خریدنے سے کوئی تنگی پیش نہیں آتی اور دیر بعد جب موسم نہ رہے ان کو گراں فروخت کرتا ہے اور گراں بھی اس قدر جو کہ قابل برداشت ہے تو اس میں گناہ نہیں، اس کی آمدنی درست ہے۔ لیکن اگر اس کے خریدنے سے تنگی اور پریشانی ہوتی ہے اور وہ ناقابل برداشت گراں فروخت کرتا ہے تو یہ سخت گناہگار ہے اور یہ طریقہ موجب لعنت ہے۔'' واللہ اعلم بالصواب۔ (ص:۲۳۴، ج:۱۶)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''وان اشتریٰ فی ذالک المصر وحبسه ولا یضر باهل المصر لا بأس به واذا اشتریٰ من مکان قریب من المصر فحمل طعاماً الی المصر وحبسه وذلک یضر باهله فهو مکروه.''

(عالمگیری، ج:۳، ص:۲۱۳، کتاب البیوع)

جمعہ کا خطبہ شروع ہو جانے کے بعد سنتیں پڑھنا منع ہے

س:......نماز جمعہ کا خطبہ شروع ہو جائے تو اس دوران سنتیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:......نہیں! خطبہ سنا جائے۔ ایسے وقت میں سنتیں پڑھنا یا فضول گفتگو اور بات چیت کرنا جائز نہیں، مکمل خاموشی اور ادب کے ساتھ خطبہ سننا چاہئے، کیونکہ اس دوران خطبہ سننے کی بجائے کوئی بھی دوسرا کام کرنے سے جمعہ کا ثواب زائل ہو جاتا ہے۔

قیامت کے بارے میں ایک موضوع حدیث؟؟؟

س:......کیا کسی حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہوگی اور چھ ہزار سال گزر چکے ہیں، ایک ہزار سال اور پورا ہو جائے گا تو قیامت آ جائے گی؟

ج:......قیامت کا علم اللہ تبارک وتعالیٰ نے صیغہ راز میں رکھا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کس وقت اور کس تاریخ کو واقع ہوگی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان اللّٰه عنده علم الساعة''... بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے... (لقمان:۳۴) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بھی یہی سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا تھا تو آپؐ نے ان کے جواب میں فرمایا: ''ما المسؤل عنها باعلم من السائل''... مجھے بھی سائل سے زیادہ اس بارے میں علم نہیں... یعنی معلوم نہیں کہ قیامت کس وقت واقع ہوگی۔ ہاں چھوٹی بڑی علامات قیامت آپؐ نے بیان فرما دی ہیں جن کے وقوع اور ظہور سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے، لہٰذا اس بارے میں قطعی علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ باقی جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا ہے ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب ''الموضوعات الکبیر'' ص:۱۹۳ میں اسے ''ابین الکذب'' یعنی صریح جھوٹ کہا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۱۰تا۱۶ربیع الاول ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳تا ۳۱دسمبر ۲۰۱۵ء — شمارہ:۴۸

اس شمارے میں!

الحاج پیر طریقت جناب عبدالرشید کی رحلت	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
حیات طیبہ..... سال بہ سال	۶	مفتی مزمل حسین کاپڑیا
سیرت محمدیہ کا عملی پہلو.....	۱۱	مولانا ابواحمد محمد فاروق
خاندان... تہذیب کی اولین آماجگاہ	۱۳	ڈاکٹر ساجد خاکوانی
جاوید احمد غامدی... سیاق وسباق کے آئینہ میں (۱۵)	۱۶	حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ
آہ! خطیب ایشیا... مولانا عبدالمجید ندیم شاہ	۱۹	مفتی محمد طاہر مکی
تحفظ ختم نبوت اور حاجی اشتیاق احمدؒ	۲۰	مولانا قاضی احسان احمد
سرائے نورنگ میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح	۲۲	ادارہ
ضرب اقبال اور قادیانی دجال	۲۳	مولانا محمد انصار اللہ قاسمی

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفی

الحاج پیر طریقت

جناب حاجی عبدالرشیدؒ کی رحلت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

قیوم زماں حضرت مولانا خواجہ ابوالسعد احمد خاں، نائب قیوم زماں حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہما کے مرید مسترشد، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز وسفر وحضر کے خادم، حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہم العالیہ کے شیخ، پیر طریقت الحاج عبدالرشید صاحب اس دنیافانی کی ۹۴؍ بہاریں دیکھنے کے بعد ۲۲؍محرم الحرام ۱۴۳۷ھ مطابق ۵؍نومبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات کوراہی بعالم آخرت ہوگئے، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہ ما أعطی وکل شيء عندہ بأجل مسمّٰی۔

حضرت الحاج عبدالرشید گاؤں اونچا بجہ، تحصیل پسرور، ضلع سیالکوٹ میں ۲۱؍ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ مطابق ۲؍جنوری ۱۹۲۱ء بروز اتوار جٹ قوم سے تعلق رکھنے والے جناب چوہدری غلام حسین مرحوم کے ہاں تولد ہوئے۔

آپ کی تعلیم کا آغاز اسکول سے ہوا، صادق ڈین ہائی اسکول بہاولپور سے آپ نے میٹرک کا امتحان دیا، صادق ای جرٹن کالج بہاولپور سے ایف اے کیا، اس کے علاوہ اردو میں ادیب فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پاس کیا اور سول انجینئرنگ میں ڈپلومہ حاصل کیا، اس کے بعد محکمہ انہار میں ملازم ہوئے اور ایس ڈی او کے عہدے پر فائز ہوئے۔

حضرت مولانا سید جمیل الدین میرٹھی فاضل دارالعلوم دیوبند جو حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خاں قدس سرہٗ کے خلیفہ مجاز تھے، وہ آپ کو حضرت خواجہ ابوالسعد کے پاس لے گئے اور آپ کو بیعت کرایا، آپ نے حضرت خواجہ صاحب سے سلوک نقشبندیہ مجددیہ میں اسباق حاصل کیے، حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خاں قدس سرہٗ کے وصال ۱۲؍صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۲؍مارچ ۱۹۴۱ء کے بعد ان کے جانشین خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی سے تجدید بیعت کی، ان سے سلوک کے برابر اسباق لیتے رہے۔

شیخ ومرشد سے گرویدگی:

آپ حضرت مولانا خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہٗ کے والہ اور گرویدہ تھے۔ ملازمت کے سلسلے میں جہاں بھی آپ کی تعیناتی ہوتی، اپنے شیخ

ومرشد کی خدمت میں تشریف آوری کی درخواست کرتے۔ حضرت شیخ ومرشد شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے آپ کے ہاں قدم رنجہ فرمائے۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہٗ نے ایک بار مسکراتے ہوئے آپ سے دریافت فرمایا، ''تم کتنے ریسٹ ہاؤسز پر مدعو کروگے؟'' آپ نے عرض کیا: ''جب تک اللہ کی توفیق شامل حال رہی، بلاتا رہوں گا۔'' آپ کا جواب سن کر حضرت خواجہ قدس سرہٗ بہت خوش ومسرور ہوئے۔ سبحان اللہ! مرید نوازی اور مرشد پر نثار ہونے کی یہ کیسی خوبصورت ادا ہے؟ یقیناً سعادتیں انہی کو نصیب ہوتی ہیں جو ان کے طلبگار ہوتے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہٗ نے بھی کسی کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا: ''بہاولپور میں ہمارے دو ہی خاص ساتھی ہیں، حاجی عبدالرشید اور حافظ عبدالحمید۔''

آپؒ خود فرماتے ہیں کہ ایک بار نائب قیوم زماں حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا:

''بعض لوگ ہمارے ہاں آتے ہیں اور فیض باطنی کے حصول میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کے لیے تو وقت درکار ہے۔ رحمتِ حق تدریجاً اترتی ہے، بَغْتَۃً (اچانک) نہیں آتی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ فقیری ایک گٹھڑی ہے، آیا اور پکڑی، یہ جاوہ جا، حالانکہ ایسا نہیں۔ جو طالب مستقل صدق سے آتا ہے اور حسبِ ارشاد ذکروشکر (اور) حسنِ عبادت میں صبر وثبات کے ساتھ کاربند رہے تو تب کہیں جا کر اس نسبتِ علیا کا اُمیدوار ٹھہرے گا۔''

نیز آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت اقدس (خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی) قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ یہ نعمت نسبتِ علیا نصیب فرمائے تو اس کی حفاظت ونگہداشت کرنی نہایت ضروری ہے۔''

نائب قیوم زماں حضرت خواجہ محمد عبداللہ لدھیانوی کے وصال ۲۷/شوال ۱۳۷۵ھ مطابق ۷/جون ۱۹۵۶ء کے بعد خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہٗ سے تجدید بیعت کی اور خانقاہ سراجیہ میں رہ کر آپ خواجہ خواجگان کی خدمت میں مصروف رہے، جملہ اسباق کی تکمیل کے بعد خواجہ خواجگان نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

آپؒ نے بھی سلسلہ نقشبندیہ کو آگے چلاتے ہوئے کئی ایک حضرات کو خلافت سے مشرف فرمایا۔

الحاج حضرت عبدالرشید صاحب نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے چھوڑے ہیں، آپ کی نماز جنازہ حضرت خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم نے پڑھائی اور رحیم یار خان میں مقامی قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت حاجی صاحب کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس کا مکین بنائے۔

قارئین سے حضرت حاجی صاحبؒ کے لیے ایصال ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین

خلق خدا کو فائدہ کون پہنچا سکتا ہے؟

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے نقل کیا کہ علامہ شبلی نعمانی نے ان کے سامنے فرمایا کہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ قوم کو اصلاحی فائدہ وہ شخص پہنچا سکتا ہے جس میں تقدس وتقویٰ ہو، اس کے بغیر کتنا ہی بھاری عالم اور محقق ہو، اصلاحِ خلق اس سے نہیں ہوسکتی۔

(مجالس حکیم الامت، ص:۱۵۲، طبع کراچی)

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ

سال بہ سال

مفتی مزمل حسین کاپڑیا

عام الفیل

۱۲ربیع الاول، عام الفیل

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

۲۲/اپریل ۵۷۱ء بروز پیر موسم بہار میں، صبح صادق کے وقت مکہ کے محلہ سوق اللیل میں

☆......ولادت کے وقت ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گرگئے، فارس کے آتش کدہ کی آگ بجھ گئی اور دریائے ساوہ خشک ہوگیا۔

ولادت کے سات دن بعد

☆......جناب عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد رکھا۔

☆......حضرت حلیمہ سعدیہ کی آغوش رضاعت میں آئے۔

عمر مبارک ۴ سال

☆......حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس قبیلہ بنوسعد میں شق صدر کا واقعہ پیش آیا، یہ سب سے پہلا شق صدر ہے کہ جس میں حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ کا سینہ مبارک چاک کرکے قلب اطہر کو سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھویا۔

☆......اپنی والدہ حضرت آمنہ کی آغوش میں آگئے۔

عمر مبارک ۶ سال

☆......اپنی والدہ کے ساتھ یثرب (مدینہ منورہ) کا سفر کیا۔

☆......مدینہ سے واپسی پر مقام ابواء میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔

☆......جناب عبدالمطلب کی زیر کفالت آئے۔

عمر مبارک ۸ سال

☆......جناب عبدالمطلب کی وفات ہوئی۔

☆......جناب ابوطالب کی زیر کفالت آگئے۔

عمر مبارک ۱۲ سال

☆......جناب ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا۔

عمر مبارک ۱۵ سال

☆......جنگ فجار میں شرکت کی۔

عمر مبارک ۱۶ سال

☆......حلف الفضول نامی معاہدہ میں شرکت کی۔

عمر مبارک ۲۵ سال

☆......قریش مکہ کی طرف سے صادق اور امین کا لقب دیا گیا۔

☆......حضرت خدیجہ کا مال تجارت لے کر سفر شام پر تشریف لے گئے۔

☆......حضرت خدیجہ سے عقد نکاح ہوا۔

عمر مبارک ۳۵ سال

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں حجر اسود نصب فرمایا اور قبائل عرب کے ایک بہت بڑے اختلاف کو ختم فرمادیا۔

عمر مبارک ۴۰ سال

☆......اس سال کا زیادہ تر حصہ آپ نے غار حرا میں گزارا۔

۱ نبوی

۱۲ربیع الاول بروز پیر

☆......بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی۔

ربیع الاول سے رمضان تک

☆......۶ ماہ تک رویائے صادقہ کا سلسلہ جاری رہا۔

☆......بعثت نبوی کے اس دور میں شجر و حجر بارگاہ نبوت میں سلام عرض کرتے تھے۔

رمضان شب قدر

☆......حضرت جبرئیل امین قرآن حکیم کی وحی لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور سورۂ اقرأ کی ابتدائی پانچ آیات ''اقرأ باسم ربک الذی خلق'' سے ''مالم یعلم'' تک نازل ہوئیں۔

☆......حضرت جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو اور نماز کا طریقہ سکھایا، آپ کو دو وقت کی نماز دوگانہ فجر اور دوگانہ عصر کا حکم دیا گیا۔

۳،۲ نبوی

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین اسلام کی خفیہ تبلیغ فرماتے رہے اور مندرجہ ذیل اہم شخصیات ایمان لائیں: حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ۔

سنہ ۴ نبوی

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز فرمایا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعزہ و اقارب کو علی الاعلان دین کی دعوت دی۔

☆...... کفار مکہ اور خصوصاً قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عداوت کا کھل کر مظاہرہ شروع کردیا اور آپ کی ایذا رسانی کے لئے منظم ہوگئے۔

☆...... کفار مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کے خلاف وفد کی صورت میں ابوطالب کے پاس گئے۔

سنہ ۵ نبوی

رجب

☆...... مسلمانوں نے کفار کی ستم رانیوں سے تنگ آکر مکہ چھوڑا اور حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس ہجرت میں ۱۱ مرد اور ۴ عورتیں شامل تھیں، جن میں حضرت عثمان اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

رمضان

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ النجم نازل ہوئی، آپؐ نے مسجد حرام میں قریش کے مجمع میں تلاوت فرمائی اور مسلم و کافر، جن و انس سب ہی جمع تھے، جب آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلم و کافر، جن و انس تمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے والی پارٹی کا اجتماع مسجد حرام میں ہوا، عقبہ بن ابی معیط نے نجاست بھری اوجھڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عین اس وقت لاکر ڈالی جب کہ آپ رب العزت کے سامنے سربسجود تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ابھی کم سن تھیں وہ آئیں اور اوجھڑی آپ کی پشت سے ہٹائی۔

☆...... حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جن کے قدم ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی، ابوجہل لعین کے ہاتھوں شہید ہوئیں اور اس طرح ان کو اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون کا امتیازی نشان حاصل ہوا۔

سنہ ۶ نبوی

☆...... قریش کی ایذا رسانیوں کے باعث آپؐ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے مکان میں فروکش ہوئے اس طرح ''دارارقم'' اسلام کا گہوارہ اول ثابت ہوا۔

☆...... ''دارارقم'' میں حاضر ہوکر حضرت حمزہؓ اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر بن الخطابؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

☆...... حضرت عمر بن خطاب کے مشرف بہ اسلام ہونے پر پہلی مرتبہ اسلامی تاریخ میں ایسا نعرہ تکبیر لگایا گیا جس سے مکہ کی پوری وادی گونج اٹھی۔

☆...... قریش مکہ کی جانب سے عتبہ بن ربیع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین کے مقابلہ میں مال، جاہ، عورت اور علاج کی پیشکش کی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ دین کی خاطر اس پیشکش کو ٹھکرادیا۔

سنہ ۷ نبوی

یکم محرم الحرام

☆...... قریش نے ایک ظالمانہ تحریر کے ذریعہ بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بنو ہاشم اور بنو مطلب شعب ابی طالب میں محصور کردیئے گئے۔

سنہ ۸ نبوی

☆...... شق القمر کا معجزہ رونما ہوا، مشرکین نے آپؐ سے مطالبہ کیا کہ کوئی ایسی نشانی دکھایئے جس کا تصرف آسمان میں ہو، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے، ایک ٹکڑا حرا کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب کی طرف جھک گیا، جبل حرا دونوں کے درمیان نظر آتا تھا۔

سنہ ۹ نبوی

☆...... یہ پورا سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب میں محصور ہوکر گزارا۔

سنہ ۱۰ نبوی

☆...... اللہ تعالیٰ کے حکم سے بائیکاٹ کے اس دستاویز کو دیمک نے چاٹ لیا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے اس کا کوئی حرف بھی باقی نہ رہا اور اس طرح قریش کا یہ ظالمانہ معاہدہ منسوخ ہوا اور بنی ہاشم شعب ابی طالب کی نظر بندی سے نکل کر اپنے گھروں میں دوبارہ آباد ہوئے۔

☆...... منصور بن عکرمہ جس نے یہ ظالمانہ دستاویز لکھی تھی اس کا ہاتھ شل ہوگیا، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستقل معجزہ تھا۔

۱۰ رمضان المبارک

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب کا انتقال ہوا۔

۱۳ رمضان المبارک

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مونس و غمخوار اور دکھ سکھ میں برابر کی شریک آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہوا۔

☆...... مندرجہ بالا دو شخصیتوں کے انتقال کے باعث اس سن دس نبوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''عام الحزن'' کہا جاتا ہے۔

شوال

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح کیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔

۲۷ رشوال

☆......تبلیغی سفر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے۔

ذیقعدہ

☆......سفر طائف کے دوران جب آپ اہل طائف کی سنگدلی سے بہت غمگین تھے تو حضرت جبرئیل (ملک الجبال، پہاڑوں کے فرشتہ) کی معیت میں نازل ہوئے اور پہاڑوں کے فرشتہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت ہو تو مکہ کے دو پہاڑوں کو ملا کر ان لوگوں کو کچل دوں تا کہ یہ سب ہلاک ہو جائیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مجھے یہ توقع ہے کہ یہ نہیں تو ان کی نسل ہی سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدا کو ایک مانیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

☆......طائف سے واپسی پر آپؐ نے دعا کی جو ''دعائے طائف'' کے نام سے مشہور ہے۔

۲۳ رذیقعدہ

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر طائف سے واپس مکہ مکرمہ پہنچے۔

سنہ ۱۱ نبوی

☆......مدینہ سے آنے والے چند حاجیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپؐ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔ ان آدمیوں کی تعداد چھ تھی......اور اسی سے انصار کے اسلام کا آغاز ہوا۔

سنہ ۱۲ نبوی

۲۷ ررجب

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

شب معراج

☆......حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا سینہ مبارک شق کیا اور آپ کا قلب مبارک نکال کر سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھویا اور اس میں حکمت، ایمان اور نور نبوت بھر کر اپنی جگہ رکھا۔

☆......آپ کو بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔

☆......اس رات آپ نے فرشتوں کا کعبہ ''بیت المعمور'' دیکھا۔

☆......اسی رات آپؐ نے جنت اور اس کی نعمتوں، دوزخ اور اس کے عذاب کا معائنہ کیا۔

☆......اسی رات آپؐ پر اور آپ کی امت پر یومیہ پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

موسم حج۔رجب

☆......بیعت عقبہ اولیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر انصار مدینہ کے ۱۲ افراد نے بیعت کی۔

سنہ ۱۳ نبوی

موسم حج، ذوالحجہ

☆......بیعت عقبہ ثانیہ: انصار مدینہ کے ۷۳ مرد اور ۲ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے اس موقع پر ان میں سے ۱۲ نقیب بھی مقرر فرمائے۔

سنہ ۱ ہجری

چاندرات یکم ربیع الاول شب جمعرات

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستہ میں آپؐ نے غار ثور میں قیام فرمایا۔

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ مکڑی نے غار کے دروازے پر جالا تانے رکھا اور کبوتروں کے ایک جوڑے نے غار کے دروازے پر گھونسلا بنایا اور انڈے دیئے۔

☆......غار ثور میں جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سانپ نے ڈس لیا اور سخت تکلیف میں مبتلا تھے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب مبارک لگانے سے تکلیف جاتی رہی۔

ربیع الاول کی پانچویں رات پیر

☆......سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ غار سے نکلے اور مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۲ رربیع الاول، بروز پیر

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام قبا میں فروکش ہوئے۔

☆......اسلام کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد قبا'' کی تعمیر ہوئی۔

۱۳ تا ۱۶ رربیع الاول، بروز جمعہ

☆......قباء میں چند دن قیام فرمانے کے بعد آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، راستہ میں آپؐ نے بنو سالم کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جمعہ کی نماز اور پہلا خطبہ جمعہ تھا۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، بنو نجار کی بچیاں آپ کا استقبال کرتے ہوئے طلع البدر علینا...الخ... گا رہی تھیں۔

☆......حضرت ابوایوب انصاریؓ کو شرف میزبانی حاصل ہوا۔

☆......مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔

☆......اذان واقامت کی ابتداء ہوئی۔

☆......مواخاۃ کا سلسلہ قائم ہوا، ایک انصاری اور ایک مہاجر کو رشتہ اخوت میں مربوط کیا گیا جو اسلامی تاریخ کی ایک مثالی اخوت تھی۔

شوال

☆......حضرت عائشہؓ کی رخصتی ہوئی۔

سنہ ۲ ہجری

۱۲ رصفر

☆......جہاد کی فرضیت: مظلوم مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی۔

نصف رجب

☆......تحویل قبلہ کا حکم: بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔

نصف شعبان

☆......ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے۔

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم آیا اور سورۂ احزاب کی مشہور آیت: ان اللّٰہ وملائکتہ (الایۃ:۵۶)......الخ نازل ہوئی۔

۱۷ رمضان المبارک بروز جمعہ

☆......حق و باطل کا پہلا معرکہ غزوۂ بدر پیش آیا۔

۱۹ رمضان المبارک بروز اتوار

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ کا انتقال ہوا۔

اواخر رمضان المبارک

☆......عید کی نماز اور صدقۂ فطر واجب کئے گئے۔

یکم شوال

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے نماز عید ادا فرمائی۔

ذوالحجہ

☆......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے عید الاضحیٰ کی نماز ادا فرمائی اور قربانی کی۔

☆......حضرت فاطمہؓ کا عقد نکاح ہوا۔

سنہ ۳ ہجری

شعبان

☆......حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا۔

☆......غزوۂ احد پیش آیا۔

☆......حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے عقد نکاح ہوا۔

سنہ ۴ ہجری

☆......یہودیوں کے ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تورات کے مطابق رجم کا حکم دیا۔

☆......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح ہوا۔

سنہ ۵ ہجری

☆......اس سال پردہ، زنا کی سزا، تیمم کی اجازت اور صلوٰۃ خوف کے احکامات نازل ہوئے۔

جمادی الاخریٰ

☆......چاند گرہن ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ نماز خسوف پڑھی۔

رجب

☆......قبیلۂ مزینہ کا وفد بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا، یہ سب سے پہلا وفد ہے جو بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔

☆......اس سال مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم سے معافی منگوانا چاہتے ہیں، پس معافی مانگ کر انہیں راضی کرو۔

☆......اس سال غزوۂ بنی مصطلق پیش آیا، اس غزوہ سے واپسی پر حضرت عائشہؓ پر بہتان تراشی کا واقعہ پیش آیا (معاذ اللہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی اس بہتان سے برأت فرمائی۔

سنہ ۶ ہجری

رمضان

☆......مدینہ منورہ میں قحط پڑا، عید کی نماز کے خطبہ میں آپؐ نے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے باران رحمت نازل فرمائی۔

ذوالحجہ

☆......بادشاہوں کے نام خطوط پر مہر لگانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر بنوائی جس پر ''محمد رسول اللہ'' کندہ تھا۔

اواخر ذوالحجہ

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کی جانب دعوت اسلام کے لئے قاصد اور گرامی نامے ارسال فرمائے۔

☆......اسی سال صلح حدیبیہ پیش آئی۔

سنہ ۷ ہجری

محرم الحرام

☆......غزوۂ خیبر پیش آیا۔

☆......غزوۂ خیبر کے ایام میں ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر دیا، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا۔

☆......غزوۂ خیبر سے واپسی پر لیلۃ التعریس کا واقعہ پیش آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سوئے رہے اور سورج نکل گیا، اس طرح سب کی نماز فجر قضا ہوگئی۔

ذوالحجہ

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ۶ ہجری صلح حدیبیہ والا عمرہ قضا ادا فرمایا۔

☆......عمرۂ قضا سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ سے مقام سرف میں نکاح کیا، یہ سب سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔

سنہ ۸ ہجری

جمادی الاولیٰ

☆......غزوۂ موتہ پیش آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ میں شہید ہونے والوں کی خبریں صحابہ کرامؓ کو دیں جب کہ مدینہ منورہ اور موتہ کے مابین ۲۸روز کی مسافت ہے۔

رمضان

☆......فتح مکہ ہوئی۔

شوال

☆......غزوۂ حنین پیش آیا۔

ذوالحجہ

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر صاحبزادے پیدا ہوئے، جن کا نام آپؐ نے اپنے جدّ اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے نام پر ابراہیم رکھا۔

سنہ ۹ ہجری

یکم محرم الحرام

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عاملین مقرر فرمائے۔

رجب

☆......غزوۂ تبوک پیش آیا۔

☆......غزوۂ تبوک سے واپسی پر منافقین کی مسجد ضرار کو منہدم فرمایا۔

☆......اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایلاء کیا اور قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک تمہارے قریب نہیں آؤں گا۔

☆......اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے، جس کی وجہ سے دائیں پہلو اور پنڈلی پر خراش اور چوٹ آئی۔

☆......اس سال حضرت جبرئیل علیہ السلام لوگوں کو دین کے مسائل سکھانے کے لئے تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان، قیامت اور علاماتِ قیامت کے بارے میں سوالات کئے۔

☆......اس سال حج فرض کیا گیا۔

ذی قعدہ

☆......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، امیر الحج کی حیثیت سے ۳۰۰ افراد کی معیت میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔

سنہ ۱۰ ہجری

☆......اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔

☆......میدان عرفات میں ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، جسے خطبہ حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سنہ ۱۱ ہجری

صفر

☆......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت کا آغاز ہوا۔

☆......مرض کے ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی تحریر لکھنے کا ارادہ فرمایا تاکہ لوگ آپ کے بعد اس معاملہ میں اختلاف نہ کریں۔ اس روز آپ پر مرض کی شدت تھی، اس لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریر کی زحمت نہ دو ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحریر کا ارادہ ترک فرمادیا اور ارشاد فرمایا کہ: ''اللہ تعالیٰ اور امت مسلمہ ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے۔''

☆......مرض الوفات میں آپؐ نے ازواج مطہرات سے اس کی اجازت مانگی کہ آپؐ مرض کے بقیہ ایام حضرت عائشہؓ کے گھر پر گزاریں، چنانچہ تمام ازواج مطہرات نے بخوشی اس کی اجازت دے دی۔

۱۲؍ربیع الاول، پیر

☆......سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کو ہدایت کا پیغام پہنچا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

☆☆..........☆☆

مولانا سیّد عبدالمجید ندیم کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پورا نہیں ہوسکے گا

ملتان (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) خطیب العصر حضرت مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ صاحبؒ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پر نہیں ہوسکے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، پیر طریقت حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا اور راقم الحروف نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہؒ پوری دنیا میں دین اسلام کی دعوت، عقیدۂ ختم نبوت کی ترجمانی، عظمت اصحاب واہل بیت رسولؐ اور دینی اقدار کے تحفظ کی صدائیں لگاتے رہے۔ ان کی تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز تنظیم اہل سنت پاکستان کے اسٹیج سے ہوا۔ بعدازاں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے اہل السنت کے حقوق کی جنگ لڑتے رہے۔ انہوں نے ملتان کو خیرباد کہہ کر راولپنڈی گلزار قائد کے علاقہ میں ڈیرا لگایا۔ جہاں اپنے علمی وادبی، خطابتی ذوق کو پروان چڑھانے کے لئے دورۂ تفسیر قرآن حکیم بھی پڑھایا۔ آپ ایک عرصہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر چلے آرہے تھے۔ امسال ۲۹، ۳۰؍نومبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب بھی فرمایا۔ نیز ۳۰؍نومبر کو مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں بھی شرکت فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ان کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ زندگی کے آخری سالوں میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہوگئے۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرماکر کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین!

سیرتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عملی پہلو!

مولانا ابواحمد محمد فاروق

حضرت محمد ﷺ کی پیروی کس چیز میں اور کیوں کرنی چاہیے؟ اس کے لئے ہمیں سیرۃ نبویہ ﷺ کا عملی پہلو دیکھنا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت کا یہی باب سب سے بڑا اور ضخیم ہے اور تنہا یہی یک معیار اس فیصلہ کے لئے کافی ہے کہ نبیوں کا سردار و ررسولوں کا خاتم کون ہوسکتا ہے۔ مفید نصیحتوں اور چھی اچھی تعلیمات کی دنیا میں کمی نہیں، کمی جس چیز کی ہے وہ کام اور عمل ہے۔ انسان کی عملی سیرت کا نام ''خلق'' (اخلاق) ہے۔ قرآن کریم نے آپ ﷺ کے اونچے اخلاق کے بارے میں یوں گواہی دی:

''وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔'' (القلم:۳،۴)

ترجمہ:''(اے محمد!) بے شک تیرا اجر نہ ختم ہونے والا ہے اور بے شک تو بڑے (درجہ کے) اخلاق پر ہے۔''

یہ دونوں فقرے گو نحو میں معطوف ومعطوف علیہ ہیں، لیکن درحقیقت اپنے اشارۃ النص اور ترکیب کلام کے لحاظ سے علت ومعلول ہیں، یعنی دعویٰ ودلیل ہیں۔ پہلے ٹکڑے میں آپ ﷺ کے اجر کے نہ ختم ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسرے ٹکڑے میں آپ ﷺ کے عمل اور اخلاق کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے، یعنی آپ ﷺ کے اعمال اور آپ ﷺ کے اخلاق خود اس کی دلیل ہیں کہ آپ ﷺ کے اجر کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ کسی معذور، مجبور یا کمزور کی خاموشی کی تعبیر عفو وحلم سے نہیں کی جاسکتی، لیکن قوت پاکر عفو اور حلم پیش کرنا بلند اخلاق ہے۔ ایک شخص نے کسی کو مارا نہیں، کسی کو قتل نہیں کیا، کسی کے ساتھ برائی نہیں کی، کسی کا مال نہیں لوٹا، لیکن یہ سب کی سب منفی اور سلبی خوبیاں ہیں۔ یہ بتاؤ کہ مارا تو نہیں، لیکن کسی غریب وکمزور کی مدد کی؟ کسی کو قتل نہیں کیا، لیکن کسی کو قتل ہونے سے بچایا بھی؟ کسی کے ساتھ برائی نہیں کی، لیکن کسی کے ساتھ اچھائی بھی کی؟ کسی کا مال نہیں چھینا، لیکن کسی غریب ومسکین کو کچھ دیا بھی؟ دنیا کو یہ ثبوتی اور ایجابی خوبیاں درکار ہیں اور انہی کا نام عمل ہے اور یہ سب کی سب خوبیاں آپ ﷺ کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

آپ ﷺ کی نرم دلی کی گواہی قرآن پاک یوں دیتا ہے:

''فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔'' (آل عمران:۱۵۹)

ترجمہ:''پس خدا کی عنایت سے تم (اے محمد!) ان کے لئے نرم ہو، اور اگر تم کج خلق اور سخت دل ہوتے تو البتہ یہ لوگ (ساتھ دینے والے) تمہارے اردگرد سے ہٹ جاتے۔''

یہ آنحضرت ﷺ کی نرم دلی کا متواتر بیان ہے، جو دعویٰ اور دلیل کے ساتھ خود صحیفۂ الٰہی میں موجود ہے کہ اگر آپ ﷺ نرم دل اور رحیم نہ ہوتے تو یہ نڈر، بے خوف اور درشت مزاج عرب کبھی آپ ﷺ کے گرد جمع نہ ہوتے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے:

''لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔'' (التوبہ:۱۲۸)

ترجمہ:''تمہارے پاس خود تم میں سے ایک پیغمبر آیا جس پر تمہاری تکلیف بہت شاق گزرتی ہے، تمہاری بھلائی کا وہ خواہش مند ہے، ایمان والوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔''

اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ترحمانہ جذبات کا ذکر فرمایا ہے جو تمام بنی آدم کے ساتھ تھے، چنانچہ فرمایا کہ: اے لوگو! تمہارا تکلیف ومصیبت اٹھانا، حق کے قبول سے انکار کرنا اور اپنی جہالت وگنہگاری پر اس طرح ڈٹے رہنا رسول اللہ ﷺ پر شاق ہے اور تمہاری بھلائی اور خیر طلبی کا وہ بھوکا ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ یہی خیر خواہی تمہاری دعوت وتبلیغ اور نصیحت پر اس کو آمادہ کرتی ہے اور جو لوگ اس کی دعوت اور پکار کو سن لیتے ہیں، وہ ان کے ساتھ شفقت اور مہربانی سے پیش آتا ہے۔ غرض اس آیتِ پاک میں اس بات کی شہادت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام بنی نوع انسان کے خیر خواہ اور خیر طلب تھے۔ یہ آپ ﷺ کے عملی اخلاق کے متعلق آسمانی شہادتیں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

''(لوگو!) تمہارے لئے خدا کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

(الاحزاب:۲۱)

اسلام خود اپنے پیغمبر کو اپنی کتاب کا عملی مجسمہ، نمونہ اور پیکر بنا کر پیش کرتا ہے۔ تمام دنیا میں یہ فخر صرف اسلام کے پیغمبر ﷺ کو حاصل ہے کہ وہ تعلیم اور اصول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل اور اپنی مثال کو پیش کرتا ہے۔ طریقہ نماز کے ناواقف سے کہتا ہے: ''صلوا کما رأیتمونی أصلی'' تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ بیوی بچوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کی تعلیم ان الفاظ میں دیتا ہے: ''خیرکم خیرکم لأھلہ وأنا خیرکم لأھلی''۔ یعنی ''تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے لئے سب سے اچھا ہے اور میں اپنی بیوی بچوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں''۔ آخری حج کا موقع ہے، شمع نبوت کے گرد ایک لاکھ پروانوں کا ہجوم ہے، انسانوں کو خدا کا آخری پیغام سنایا جارہا ہے، عرب کے باطل رسوم اور نہ ختم ہونے والی لڑائیوں کا سلسلہ آج توڑا جارہا ہے، مگر تعلیم کے ساتھ ساتھ دیکھو کہ اپنی ذاتی نظیر اور عملی مثال بھی ہر قدم پر پیش کی جارہی ہے، فرمایا:

''آج عرب کے تمام انتقامی خون باطل کردیئے گئے، یعنی تم سب ایک دوسرے کے قاتلوں کو معاف کردو! اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون، اپنے بھتیجے ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں۔ جاہلیت کے تمام سودی لین دین اور کاروبار آج باطل کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کا سودی بیوپار توڑتا ہوں۔''

جان اور مال کے بعد تیسری چیز آبرو ہے، وہ غلط اور قابل اصلاح رسوم ورواج جن کا تعلق لوگوں کی عزت اور آبرو سے ہوتا ہے، ان کو سب سے پہلے عملاً مٹانے کی ہمت گویا بظاہر اپنی بے عزتی اور بے آبروئی

شمع اُجالا

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
گر ارض وسما کی محفل میں ''لولاک لما'' کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں
جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا، جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
بوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ ہیں کرنیں ایک اسی مشعل کی
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں
وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

مولانا ظفر علی خان

کے ہم معنی ہے، اسی لئے ملک کے بڑے بڑے مصلحین کے پاؤں بھی کسی ملکی رسم کی عملی اصلاح کی جرأت مشکل سے کرتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے لوگوں کو مساوات، اخوت انسانی اور جنس انسانی کی برابری کی یہ عملی مثال پیش کی کہ غلام کو اپنا فرزند متبنیٰ بنایا۔

عرب میں قبائل کی باہمی شرافت کی زیادتی وکمی کا اس درجہ لحاظ تھا کہ لڑائی میں بھی اپنے سے کم رتبہ پر تلوار چلانا عار سمجھا جاتا تھا، لیکن آپ ﷺ نے جب یہ اعلان کیا کہ: ''اے لوگو! تم سب آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنا تھا، کالے کو گورے پر، گورے کو کالے پر، عجمی کو عربی پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم میں افضل وہ ہے جو اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ پرہیزگار ہے''۔ تو اس تعلیم سے دفعۃً بلند وپست، بالا وزیر، اعلیٰ وادنیٰ، آقا وغلام سب کو ایک سطح پر لاکھڑا کردیا، لیکن ضرورت تھی عملی مثالوں کی، یہ مثال خود آپ ﷺ نے پیش کی، اپنی پھوپھی زاد بہن کو جو قریش کے شریف خاندان سے تھیں، اپنے غلام سے بیاہا۔

منہ بولے بیٹے کا قاعدہ جب اسلام میں توڑا گیا تو سب سے پہلے زید بن محمد، زید بن حارثہ کہلائے۔

منہ بولے بیٹے کی مطلقہ بیوی سے نکاح عرب میں ناجائز تھا، مگر چونکہ یہ محض ایک لفظی رشتہ تھا جس کو واقعیت سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس رسم سے بہت سی خاندانی رقابتوں اور خرابیوں کی بنیاد عربوں میں قائم ہوگئی تھی، اس لئے اس کا توڑنا ضروری تھا، لیکن اس کے توڑنے کے لئے عملی مثال پیش کرنا، انسان کی سب سے عزیز چیز آبرو سے تعلق رکھتا تھا جو سب سے مشکل کام تھا، پیغمبر عرب ﷺ نے آگے بڑھ کر خود اس کی مثال پیش کی اور زید بن حارثہؓ کی مطلقہ بیوی حضرت زینبؓ سے شادی کرلی۔ جب ہی سے یہ رسم عرب سے ہمیشہ کے لئے مٹ گئی اور متبنیٰ کی بیوہ سے شادی نہ کرنے کی بیہودہ رسم سے لوگوں نے نجات پائی۔ ☆☆☆

خاندان.... تہذیب کی اولین آماجگاہ

ڈاکٹر ساجد خاکوانی

خاندان انسان کی پرورش کی سب سے پہلی سیڑھی ہوتا ہے۔ یہ خدائی قانون ہے کہ انسان ایک خاندان میں آنکھ کھولتا ہے، جب کہ متعدد مخلوقات ایسی بھی ہیں جو بغیر کسی خاندان کے پرورش پاتی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق کے بعد جنت جیسے مقام پر قیام عطا ہوا لیکن بغیر خاندان کے وہاں بھی آپ علیہ السلام کا دل نہ لگا اور آپ نے اللہ کی بارگاہ میں تنہائی کی شکایت کی جس کے نتیجے کے طور پر آپ کو ایک خاندان کی صحبت میسر آئی اور ہماری ماں حوا کا ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کو مرحمت ہوا جس سے پھر نسل انسانی کی بڑھوتری بھی ممکن ہوئی۔ زمین پر اترنے کے بعد ہر سال ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوتے، اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں سگے بہن بھائیوں کا نکاح جائز تھا کیونکہ اس کے بغیر نسل انسانی کا چلنا ممکن ہی نہ تھا، تاہم بعد کی آنے والی شریعتوں میں یہ حکم منسوخ ہو گیا، چنانچہ پہلے سال کی بیٹی کے ساتھ اگلے سال کے بیٹے کا اور اگلے سال کی بیٹی کے ساتھ پہلے سال کے بیٹے کا نکاح کر دیا جاتا اور یوں اس کرہ ارض پر قبیلہ بنی آدم میں خاندانوں کا آغاز ہوا اور انسان کی نسل آگے کو چلنے لگی، انسان کی تاسیس کا یہی نظریہ درست اور صحیح ہے اور وحی سے ثابت ہے اور اب تو حیاتیاتی علوم کی تحقیقات بھی اسی نظریہ کی حامی ہیں اور اس کو مستند مانتی ہیں، اس کے علاوہ انسان کی تاسیس کے جتنے بھی نظریے ہیں وہ مرقع جہالت اور کوتاہ نظری پر مبنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں سورۂ نساء کے اندر فرمایا:

"یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً." (النساء:۱)

ترجمہ: "لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے۔"

یہ گویا انسانی خاندانوں کی ابتدا کا پس منظر بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ایک آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے اپنی شان تخلیقی سے پوری دنیا کو انسانوں سے بھر دیا ہے، یہ سلسلہ جس طرح ماضی میں ہر دور، ہر وقت اور ہر قسم کے حالات میں جاری رہا اسی طرح آج بھی ہے اور اسی طرح آخری انسان کی پیدائش تک جاری رہے گا کہ یہی قدرت خداوندی ہے اور یہی منشائے ربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ خاندان کی ابتدا ماں باپ سے کرتا ہے، دو جانیں باہم مل کر ایک گھر کی بنیاد رکھتے ہیں، پھر ان کے ہاں اولاد جیسی نعمت پیدا ہوتی ہے، جہاں سے بہن اور بھائی کے رشتے جنم لیتے ہیں، یہ بہن بھائی بڑے ہو کر جب شادیاں کر لیتے ہیں تو بہنوئی، داماد اور بہو جیسی سسرالی رشتے داریاں جنم لے لیتی ہیں اور خاندان اپنی وسعتوں کو چھونے لگتا ہے، یہاں تک کہ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں خوشبو کی حقیقت کے دو استعارے ہیں جن سے انسان کا باغیچہ مہک اٹھتا ہے اور وہ اپنی لہلہاتی فصل کو دیکھ کر پھولا نہیں سماتا، دادا، دادی اور نانا نانی پیار اور محبت کے وہ پیمانے ہیں جن میں الفت و محبت کے جام چھلکنے لگتے ہیں اور دنیا کی کسی لغت کا دامن اس چھلکتے ہوئے جام کی آسودگی و تراوٹ کو اپنے اندر سمونے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ حجرات میں بھی خاندانوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:

"یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ." (الحجرات:۱۳)

ترجمہ: "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، درحقیقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

خاندان بعض اوقات تکبر اور فخر و غرور کی علامت ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کا تدارک کیا ہے کہ برہمن خاندان اس لئے عزت والا نہیں ہے کہ وہ برہمن ہے اور شودر اس لئے نیچ نہیں ہو سکتا کہ اس نے کسی شودر کے گھر میں جنم لیا ہے، یہ خالصتاً اللہ تعالیٰ

کے فیصلے ہیں کہ کس نے کس کے ہاں پیدا ہونا ہے، کوئی بچہ اپنی مرضی سے کس کے ہاں وارد ہوسکتا ہے اور نہ کوئی والدین اپنی مرضی سے بچوں کا انتخاب کرسکتے ہیں۔ پس! جس اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے خاندانوں کی تقسیم کی ہے، اس کا حکم ہے کہ خاندان کسی عزت وشرف کی بنیاد نہیں ہوسکتے، بلکہ یہ صرف پہچان کے لئے ہی ہیں کہ جب ایک ہی نام کے متعدد افراد ہوں گے تو وہ اپنے خاندان، قبیلے یا نسل کی بنیاد پر پہچانے جائیں گے، خاندانی تفاخر دور جہالت کی یاد تازہ کرنا ہے، جب کہ عزت کا معیار صرف تقویٰ ہے کہ کوئی اپنے رب سے کس قدر قریب تر ہے، اگر بلال حبشی رضی اللہ عنہ میں تقویٰ موجود ہے تو وہ خاندانی کمتری کے باوجود عزت ووقار میں ابوجہل سے کہیں بڑھ کر ہیں، جس میں شاید دنیا بھر کی خاندانی وجاہت سمٹ کر جمع ہوچکی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں بھی اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔"

گویا انسان کا بہتر یا بدتر ہونا دراصل اس کے گھر والوں کے ساتھ رویئے پر منحصر ہے، دوستوں کے ساتھ، افسر کے ساتھ اور دکان والوں کے ساتھ تو سبھی بہتر ہوتے ہیں لیکن اپنے خاندان، اپنے بچے، اپنی بیوی، اپنے والدین اور اپنے سسرال کے ساتھ کون اچھا ہے؟ یہ اصل سوال ہے۔ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو عمر میں ابھی کم سن تھیں، انہوں نے تماشا دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھڑکنے یا منع کرنے کی بجائے اور باپ یا بھائی سے یہ تقاضا کرنے کے بجائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کی یہ خواہش پوری کی اور حجاب کے باعث دروازے میں آگے کھڑے ہوگئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے سے تماشا دیکھتی رہیں، کافی دیر گزر چکنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تماشا دیکھ لیا؟ بی بی نے جواب دیا کہ نہیں، ابھی اور بھی دیکھنا ہے۔ ظاہر ہے اس عمر میں دل کہاں بھرتا ہے؟ یہ سب سے بڑے انسان اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ بی بی کا دل نہ بھر گیا۔ بی بی فاطمۃ خاتون جنت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، جب بھی وہ تشریف لاتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کے ماتھے پر بوسہ بھی دیتے اور حسنین کریمین شفیقین محترمین تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان سے عزیز تر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے کندھوں کی سواری کراتے تھے اور انہیں جنت کے نوجوانوں کے سردار بھی قرار دیا۔

غزوۂ حنین کے موقع پر کم وبیش چھ ہزار افراد غلام بنائے گئے تھے، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن کو لایا گیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کمر پر دانت سے کاٹا تھا،

اللہ تبارک وتعالیٰ حکیم ہیں اور حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں

ڈھڈیاں شریف کی ایک مجلس میں حضرت رائے پوریؒ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص تین باتیں چاہتا ہے، خواہ وہ کسی ملک کا ہو، کسی قوم کا ہو، کسی مذہب کا ہو، کسی زمانہ کا ہو، عورت ہو یا مرد، جوان ہو یا بوڑھا یہ تین خواہشات ہر آدمی میں پائی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ جوان اور صحت مند رہے، دوسرے یہ کہ کبھی بوڑھا اور بیمار نہ ہو اور تیسرے یہ کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے عزت وآرام کی زندگی نصیب ہو، لیکن آج تک یہ تینوں خواہشات کسی کی پوری نہیں ہوئیں، بڑے بڑے بادشاہ، پیغمبر، رشی، ولی دنیا میں آئے مگر بالآخر انہیں ایک دن اس دنیا سے کوچ کرنا پڑا۔ اسی طرح کوئی شخص سدا جوان نہ رہا بلکہ ہر شخص کو قانون قدرت کے مطابق بچپن کے بعد لڑکپن، پھر شباب اور پھر بڑھاپے کی منزلوں سے گزرنا پڑا، آخر مختلف عوارض کا شکار رہ کر اس دنیا سے رخصت ہونا پڑا۔ اسی طرح اگر کسی کو چاردن کے لئے مالی خوشحالی یا کوئی اونچا عہدہ بھی مل گیا تو اس کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی بیماریوں یا پریشانیاں لگی رہیں اور آخر موت نے سب کچھ ختم کردیا، لیکن اس کے باوجود ہر انسان کے اندر یہ تینوں خواہشات موجود ہیں۔ یہ خواہشات اللہ تعالیٰ نے انسان میں پیدا فرمائی ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ حکیم ہیں، ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ جو خواہشات پیدا کی ہیں تو ضرور کوئی ایسی جگہ پیدا فرمائی جہاں یہ خواہشات پوری ہوسکیں، سو اس دنیا میں آپ دیکھتے ہیں کہ یہ خواہشات پوری ہوہی نہیں سکتیں، اس دنیا کا نظام ہی ایسا ہے کہ یہاں کسی بھی شے کو بقا اور دوام نہیں ہے، لامحالہ وہ جگہ جنت ہے جہاں یہ تینوں خواہشات پوری ہوسکتی ہیں۔ سو ان خواہشات کے حصول کے لئے انسان کو شریعت کا پابند بنایا گیا اور انبیاء کرام علیہم السلام بھیجے گئے جنہوں نے انسانوں کو بتایا کہ یہ زندگی گزارنے کا سیدھا راستہ ہے، اگر اس پر چلو گے تو ایک بار موت کے پل سے گزر کر ان تینوں خواہشات کو پورا کرسکو گے جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں آیا ہے کہ جنت کی زندگی میں موت نہ ہوگی، نہ بڑھاپا اور نہ کوئی بیماری پریشانی ہوگی اور ہر طرح عزت اور راحت نصیب ہوگی۔ سو اس زندگی کے پانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلا جائے۔

ملفوظ: حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

جس کا نشان آج بھی وہاں پر موجود ہے۔ اس بہن نے ان قیدیوں میں سے چند کی سفارش کی جنہیں محسن نسواں صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا۔ جب یہ بہن باہر تشریف لائیں تو چھ کے چھ ہزار قیدیوں کے رشتہ دار منت سماجت کرنے لگے کہ خدارا! ہمارے قیدیوں کو بھی چھڑا لاؤ! یہ بہن اپنے عظیم بھائی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر حاضر ہو گئیں اور کل قیدیوں کی رہائی کی بابت سفارش کر ڈالی تب اس بھائی کی شان ملاحظہ ہو کہ کمال شفقت و مہربانی سے کل قیدیوں کو رہائی عطا کر دی، کیسا شاندار بھائی اور کتنی ہی محبت والی بہن یہ آسمان شاید پھر کبھی نہ دیکھ سکے۔ یہ رضاعی خاندانی محبت کی ایک مثال ہے۔

خاندان کی پرورش اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت عمدہ عمل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کی پرورش پر جنت کی خوشخبری دی ہے، صالح اولاد کو صدقہ جاریہ قرار دیا، حافظ قرآن و حافظہ قرآن کے والدین کی شفاعت کا مژدہ سنایا، شہید کی ماں کے دامن کو خدا کی رحمت سے بھر دیا اور سخت تاکید کی کہ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں اور انہیں سات سال کی عمر سے نماز کی تلقین شروع کر دیں اور دس سال کی عمر میں ان پر سختی کرنے لگیں تاکہ نماز کے معاملے میں وہ سستی سے باز آ جائیں، ہم میں سے ہر کوئی گلہ بان ہے اور اس کے گلے کے بارے میں ہم سے سوال ہوگا، ہمارا گلہ ہمارا خاندان ہے، ہم اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ ہمارے خاندان میں غیر شرعی رسوم و رواج جگہ تو نہیں پا رہے؟ ہمارے خاندان میں دولت کے بل بوتے پر ایسی روایات تو جنم نہیں لے رہیں جنہیں غریب رشتہ دار گھرانوں کو پورا کرنا مشکل ہو جائے؟ ہمارے خاندان کا رویہ قطع رحمی کا باعث تو نہیں بن رہا؟ اور کیا ہم اپنے خاندان کو دنیا کے رنگ میں رنگ رہے ہیں یا آخرت کا طلب گار بنا کر قرب خداوندی کا باعث بن رہے ہیں؟

یورپ اپنی سیکولر سوچ کے باعث آج اپنے خاندانی نظام کو تباہ کر بیٹھا ہے اور اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک بہت بڑی وجہ آزادی نسواں کے نام پر آزادی زنا ہے، اب عمائدین یورپ اپنی پشتوں اور نسلوں کی بقا کے لئے مجبور ہیں کہ خاندان کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے سال بھر میں ایک دن اس مقصد کے لئے منائیں تاکہ سیلاب، زلزلوں اور طوفانوں میں وہاں کے لوگ اپنے والدین اور بزرگوں کو حالات کے سپرد کر کے اپنے کتوں اور بلیوں کے ساتھ بھاگنے کے رویے سے باز آ جائیں، لیکن جب تک مشرق و ایشیاء میں انبیاء علیہم السلام کا آغاز کردہ ''نکاح'' کا ادارہ اپنے جملہ حدود و قیود کے ساتھ موجود ہے، دینی و مذہبی شعور کے باعث یہاں کے گھروں میں دن کا آغاز کسی بڑے کی آواز سے بیداری کے بعد شروع ہوتا ہے اور دن گھر کی بڑی بزرگ خاتون کی بانی یا لوری سے اختتام پذیر ہوتا ہے۔ انسانیت بالآخر انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی طرف ضرور پلٹنے لگے گی اور ہر چڑھتا ہوا سورج خاندان کی عظمت و برتری کا سورج ہوگا اور خاندان کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے کسی ایک دن کے منانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ ☆

(بشکریہ ماہنامہ الفاروق کراچی، صفر المظفر ۱۴۳۷ھ)

جواہرات .... چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ

☆......عقل عمر کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ غور و خوض سے متعلق ہے۔

☆......جہاں غیرت کا پردہ اٹھ جائے وہاں چار دیواری بھی پردہ داری سے معذور ہو جاتی ہے۔

☆......اے عزیز! دل کو ہی سمجھانا ہے سمجھا لو! گو بات بڑی بھی ہے، مگر کچھ بات بڑی ہی نہیں ہے تھوڑی لذت کے لئے ابدی لعنت کو کیوں مول لیتا ہے۔

☆......علم کے لئے سرگردانی خوش نصیبی ہے، علم سے مترادف انسانیت اور جہالت حیوان کی صفت ہے۔

☆......شریف انسان بُروں سے نفرت اور نیکوں سے الفت کرتا ہے۔

☆......جب تک باغ حسن میں بہار رہتی ہے، بلبلیں بھی چہچہاتی ہیں، جب حسن خاک میں مل جاتا ہے تو بلبلوں کے نشیمن اور جگہ بن جاتے ہیں۔

☆......بچپن کی یاد امیر اور غریب دونوں کے لئے یکساں خوشگوار ہوتی ہے۔

☆......شخصی مسرتیں قومی ضرورتوں پر قربان کر دی جائیں تب ہی ملک کا بھلا ممکن ہے۔

☆......عورت خاوند کے خیال کا آئینہ ہے۔

☆......محبت کے شریک کا تصور بھی بھیانک ہوتا ہے۔

☆......ریاکار آدمی لوگوں کی نظر میں ایک مخلص کی طرح حسین ہو سکتا ہے، بشرطیکہ وہ پروپیگنڈا کا ڈھنگ جانتا ہو۔

☆......حسن ظاہری ضائع بھی ہو جائے تو بھی وجہ فکر نہ ہونی چاہئے بشرطیکہ ہر دل عزیزی میسر رہے۔

انتخاب: مولانا قاضی احسان احمد

جاوید احمد غامدی

سیاق وسباق کے آئینہ میں

قسط وار سلسلہ ”جاوید احمد غامدی، سیاق وسباق کے آئینہ میں“ کی چودھویں قسط اس سے قبل شمارہ نمبر۳۰ میں شائع ہوئی تھی، اس کے بعد یہ سلسلہ بوجوہ تعطل کا شکار رہا، جس پر ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں، اب اس کی پندرھویں قسط پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

پندرھویں قسط

حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ

موسیقی کی حرمت وممانعت پر چند احادیث:

۱:...... ”عن عبدالرحمٰن بن غنم قال: حدثنی أبو عامر أو أبو مالک الأشعری رضی اللہ عنہ أنہ سمع النبی ﷺ یقول: لیکونن من أمتی أقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف.“ (رواہ البخاری فی الاشربۃ)

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؒ سے روایت ہے کہ مجھے ابو عامر یا ابو مالک اشعریؓ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔“

۲:...... ”عن علی بن أبی طالب ؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: إذا فعلت أمتی خمس عشرۃ خصلۃ حلت بہم البلاء وفیہ واتخذ القیان والمعازف۔“ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب میری امت پندرہ چیزوں کی عادی ہوجائے تو اس پر مصائب نازل ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے ان پندرہ چیزوں میں ایک یہ بھی بتائی کہ جب مغنیہ عورتیں اور باجے رواج پکڑ جائیں۔“

۳:...... ”عن عبداللہ بن عمر ؓ أن النبی ﷺ قال: إن اللہ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء وکل مسکر حرام۔“ (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، طبل اور طنبور کو حرام کیا ہے، نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

۴:...... ”عن ابن عباس ؓ قال: الکوبۃ حرام والدف حرام والمزامیر حرام۔“ (رواہ احمد)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، فرمایا: طبل حرام ہے، شراب حرام ہے اور بانسریاں باجے حرام ہیں۔“

۵:...... ”عن أبی ہریرۃ ؓ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر۔“ (نیل الاوطار، ج:۸، ص:۱۰۰)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا باجا سننا گناہ ہے، اس کے لئے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔“

۶:...... ”عن علی ؓ أن النبی ﷺ قال: بعثت بکسر المزامیر۔“ (حوالہ بالا)

ترجمہ: ”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: میں موسیقی کے آلات توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔“

۷:...... ”عن عمر ؓ مرفوعاً: ثمن القینۃ سُحت وغناء ھا حرام۔“ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: ”حضرت عمرؓ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول مرفوعاً مروی ہے: مغنیہ کی اجرت اور اس کا گانا دونوں حرام ہیں۔“

۸:...... ”عن ابن مسعود ؓ أن النبی ﷺ قال: الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔“ (ابوداود وبیہقی)

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو اُگاتا ہے۔“ (ابوداود)

۹:...... ”عن أبی ہریرۃ ؓ أن النبی ﷺ قال: حب الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماءُ العشبَ۔“ (أخرجہ الدیلمی)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانے کی محبت دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی گھاس اور سبزہ اُگاتا ہے۔“

۱۰:...... ”عن أنس ؓ أن رسول اللہ ﷺ قال: من قعد إلی قینۃ یستمع منہا صبّ اللہ فی أذنیہ الآنک یوم القیامۃ۔“ (رواہ السیوطی فی جامع الصغیر)

ترجمہ: ”حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مغنیہ باندی کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔“

۱۱:...... ”عن أنس وعائشۃ ؓ أن النبی ﷺ قال: صوتان ملعونان فی الدنیا والأخری: مزمار عند نغمۃ ورنۃ عند مصیبۃ۔“ (رواہ البزار والبیہقی وابن مردویہ وکنز العمال)

ترجمہ: ''حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے، ایک تو خوشی کے موقع پر باجے کی آواز اور دوسرے مصیبت کے موقع پر آہ وبکا اور نوحہ کی آواز۔''

۱۲:...... ''وعن أبي أمامة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: ما رفع أحد صوته بغناء إلا بعث الله عليه شيطانين يجلسان على منكبيه يضربان بأعقابهما على صدره حتى يمسك۔'' (رواہ ابن ابی الدنیا وابن مردویہ ورواہ الطبرانی باسانید وثق البعض وضعف البعض)

ترجمہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص گانے کے لئے آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے کندھے پر بیٹھ کر اپنی ایڑیاں اس کے سینے میں مارتے رہتے ہیں، تاوقتیکہ وہ خاموش ہو جائے۔''

۱۳:...... ''وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبي ﷺ نهى عن الغناء والاستماع إلى الغناء۔'' (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔''

مذکورہ بالا تمام احادیث علامہ ابن حجر ہیثمی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''کف الرعاع'' میں نقل کی ہیں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''اسلام اور موسیقی'' میں اس کو شامل کیا ہے، اس میں کل بتیس احادیث ہیں، میں نے صرف تیرہ کو لیا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے کل ۳۲ احادیث کو نقل کیا ہے۔ ان بتیس احادیث میں جو ضعیف ہیں ان کی طرف بھی مفتی صاحبؒ نے اشارہ کیا ہے۔ آخر میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ان احادیث کی روشنی میں موسیقی اور مسئلہ غناء پر اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں:

''ان بتیس احادیث اور ان کی تحقیق وتخریج پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اباحتِ غناء ومزامیر کے دعویداروں کا یہ خیال درست نہیں کہ گانے باجے کی حرمت پر دلالت کرنے والی کوئی حدیث بھی صحیح سند سے مروی نہیں ہے، کیونکہ گزشتہ اوراق میں کئی احادیث ایسی بھی گزری ہیں جن کی صحت نہایت واضح ہے۔'' (اسلام اور موسیقی، ص:۱۵۶)

غامدی صاحب مانیں یا نہ مانیں، میں نے موسیقی کے حوالہ سے قرآن وحدیث کی بہت ساری نصوص کو اس لئے جمع کیا ہے تاکہ کوئی عالم یا طالب علم یا عام مسلمان ان سے فائدہ اٹھائیں، کیونکہ موسیقی سے متعلق ایک جگہ پر کافی ذخیرہ اکٹھا ہو گیا ہے، ان شاء اللہ! فائدہ ہوگا۔

موسیقی کی حرمت پر صحابہؓ اور سلف صالحینؒ کے اقوال:

۱:...... حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ کا قول:

''قال القاسم بن محمد: الغناء باطل والباطل في النار، (وقال:) لعن الله المغني والمغنى له۔'' (تفسیر قرطبی، ج:۱۴، ص:۵۳)

ترجمہ: ''قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: باجے باطل کام ہے اور ہر باطل دوزخ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ گانے والے اور جس کے لئے گایا جائے دونوں پر لعنت بھیجتا ہے۔''

۲:...... حضرت یزید بن ولید رحمہ اللہ کا قول:

''یا بني أمية إياكم والغناء فإنه ينقص الحياء ويزيد في الشهوة ويهدم المروءة وإنه لينوب عن الخمر ويفعل ما يفعل المسكر فإن كنتم لا بد فاعلين فجنبوه النساء فإن الغناء داعية الزنا۔'' (حوالہ بالا)

ترجمہ: ''اے بنوامیہ! تم گانے سے بچو، کیونکہ یہ شرم وحیاء کو گھٹاتا ہے اور شہوت کو بڑھاتا ہے اور اخلاق ومروت کو ختم کر کے گراتا ہے اور یہ گانا شراب کا نائب ہے اور یہ نشہ کا کام کرتا ہے، اگر تم اس سے بچ نہیں سکتے تو کم از کم عورتوں کو اس سے دور رکھو، اس لئے کہ گانا زنا کا محرک اور داعی ہے۔

۳:...... حضرت ضحاک رحمہ اللہ کا قول:

''الغناء منفدة للمال، مسخطة للرب، مفسدة للقلب۔'' (حوالہ بالا)

ترجمہ: ''گانا مال کو ختم کرتا ہے، رب کو ناراض کرتا ہے اور دل کو بگاڑتا ہے۔''

۴:...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا قول:

''ما تغنيت ولا تمنيت ولا مسست ذكري بيميني منذ بايعت رسول الله ﷺ۔'' (عوارف المعارف للامام السہروردی)

ترجمہ: ''جب سے میں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی ہے، نہ میں نے کبھی گانا گایا ہے، نہ اس کی تمنا کی ہے اور نہ اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھوا ہے۔''

۵:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

بیہقی میں ایک روایت ہے کہ: ''ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک بچی کے پاس سے ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اور گانا گا رہی تھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے دیکھ کر فرمایا:

''لو ترك الشيطن أحدا لترك هذه۔'' (بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۳)

ترجمہ: ''یعنی اگر شیطان کسی کو گمراہ کیے بغیر چھوڑتا تو اس بچی کو ضرور چھوڑ دیتا (لیکن وہ کسی کو نہیں چھوڑتا، خواہ معصوم بچی کیوں نہ ہو)۔''

۶:...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول:

''احذروا الغناء فإنه من قبل إبليس وهو شرك عند الله، ولا يغني إلا

الشیطن۔" (عمدۃ القاری، ج:۳، ص:۳۵۹)

ترجمہ: "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ: گانے سے بچو، اس لئے کہ وہ ابلیس کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرک جیسا گناہ ہے اور گانا شیطان کے سوا کوئی نہیں گاتا۔"

۸:......حضرت عائشہؓ کا قول:

"حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی کے گھر ایک گویے کو دیکھا جس کے بڑے بڑے بال تھے اور جھوم جھوم کر گا رہا تھا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "اف! شیطان أخرجوہ أخرجوہ أخرجوہ۔" (سنن کبریٰ بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۴)

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اف! یہ تو شیطان ہے، اسے گھر سے نکالو، اسے گھر سے نکالو، اسے گھر سے نکالو۔"

۹:......حضرت سعید بن المسیبؒ کا قول:

"إني لأبغض الغناء وأحب الرجز۔" (مصنف عبدالرزاق، ج:۱۱، ص:۶)

ترجمہ: "میں گانے سے نفرت کرتا ہوں اور میدان جنگ میں بہادری کے رجز کے اشعار کو پسند کرتا ہوں۔"

۱۰:......حضرت ابراہیم نخعیؒ کا قول:

"الغناء ینبت النفاق في القلب۔" (تفسیر السراج المنیر، ج:۳، ص:۱۸۱) "وقال کنا نتبع الأزقة نخرق الدفوف من أیدی الصبیان۔" (الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص:۱۴۸)

ترجمہ: "یعنی گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا: ہم گلیوں میں تلاش کر کے بچوں کے ہاتھوں سے دف چھینتے اور پھاڑ دیتے تھے۔"

۱۱:......حضرت فضیل بن عیاضؒ کا قول:

حضرت فضیل بن عیاضؒ جو صوفیائے کرام کے امام ہیں، ان کا مشہور مقولہ ہے:

"الغناء رقیة الزنا" "یعنی" گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔" (المصنوع:۹۵)

ایک حقیقت کی طرف اشارہ:

موسیقی، غنا، مزامیر اور معازف وملاہی کے جو الفاظ ہیں اس سے تو معروف باجے مراد ہوتے ہیں، اس کی حرمت میں تو غامدی صاحب کے علاوہ کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ واضح آیات اور اس کی تفسیرات اور احادیث مقدسہ کی روایات میں اس کے حرام ہونے کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اپنی کتاب "اسلام اور موسیقی" میں لکھتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ "معازف" ان باجوں کو کہا جاتا ہے جو منہ سے بجائے جاتے ہیں اور ملاہی ان آلات کو کہا جاتا ہے جو ہاتھوں سے بجائے جاتے ہیں۔ ائمہ اربعہ بالاتفاق ان کی حرمت کے قائل ہیں، البتہ ولیمہ، سحری یا کسی اور غرض صحیح کے لئے "ڈھول"، "دف" کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ (اسلام اور موسیقی، ص:۱۹۲)

بندہ عاجز کہتا ہے کہ مباحث غنا اور موسیقی میں ایک اور لفظ آتا ہے جس کو "سماع" کہتے ہیں، اس لفظ سے موسیقی کے مباحث میں ایک التباس پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے کہ فقہاء "سماع" کی اباحت میں اختلاف نقل کرتے ہیں تو ناواقف آدمی سمجھتا ہے کہ موسیقی کے جواز اور عدم جواز میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موسیقی، مزامیر، معازف اور طبلے باجوں کے ساتھ گانے بجانے کو کسی قابل اعتماد شخص نے کبھی جائز نہیں کہا ہے، البتہ "سماع" ایک ایسا عمل ہے جس میں دل نرم کرنے والے اشعار پڑھے جاتے ہیں، آخرت کے یاد کرنے کے مضامین ہوتے ہیں، اس میں طبلے، باجے، ڈھول، ڈھولک، آرمونیم کے آلات نہیں ہوتے ہیں، صرف دف ہوتا ہے۔ سماع میں بھی علماء تصوف نے سخت شرائط رکھی ہیں، پھر یہ بھی جمہور کا فیصلہ نہیں ہے، جمہور علماء وصلحاء مطلقاً سماع کا انکار کرتے ہیں اور اس پر نکیر کرتے ہیں، البتہ اہل تصوف کا ایک مختصر طبقہ چند شرائط لگا کر سماع کا قائل ہے، وہ شرائط یہ ہیں:

۱:......جب صرف جدوجہد اور جوش پیدا کرنے والے اشعار ہوں۔

۲:......جب بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ ہو اور نہ ان سے اشعار پڑھوائے جا رہے ہوں۔

۳:......اس محفل میں عورت ذات کا وجود بالکل نہ ہو۔

۴:......کسی قسم کا طبلہ باجا ساتھ نہ ہو۔

۵:......یاد آخرت اور تذکرۂ حبیب کے لئے ہو، اس میں قبیح اشعار بالکل نہ ہوں۔

۶:......سننے والے ریاکار، بدکار، دنیوی اغراض والے نہ ہوں۔

۷:......اجرت پر محفل سماع قائم نہ ہو اور نہ پڑھنے والا اجرت لیتا ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ: "سماع کی ناقص کو اجازت نہیں، کامل کو ضرورت نہیں۔" (توضیحات، ج:۷، ص:۳۰)

بہر حال اس طرح خالص سماع آج کل کہاں ہے اور شرائط کہاں ہیں اور ایسے خالص لوگ کہاں ہیں؟! پھر سماع کا تعلق موسیقی سے نہیں ہے، دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

موسیقی اور مجرد اشعار گانے میں فرق نہ کرنے سے بھی دونوں میں التباس آتا ہے، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ذاتی وحشت دور کرنے کے لئے یا ادبی مہارت پیدا کرنے کے لئے مجرد اشعار کا گانا جائز ہے جس میں نہ چنگ ہو، نہ ستار ہو، نہ رباب ہو، نہ طبلہ ہو، نہ باجا ہو، نہ آرمونیم ہو۔ صحابہ کرامؓ اور تابعین ومجاہدین نے جو اشعار گائے ہیں وہ اسی قسم کے اشعار تھے، اس کو کوئی بھی انصاف پسند ذی شعور آدمی موسیقی نہیں کہہ سکتا ہے۔ (جاری ہے)

آہ! خطیب ایشیا

حضرت مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مفتی محمد طاہر مکی مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور نامور عالم دین خطیب ایشیا حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نور اللہ مرقدہ ۳؍دسمبر ۲۰۱۵ء بروز جمعرات صبح کے وقت ۷۱ سال کی عمر میں راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم یکم جنوری ۱۹۴۱ء کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ میں جید عالم دین مولانا قاضی شمس الدین سے دورہ حدیث مکمل کیا اور جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائد شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے ہاں تخصص فی التفسیر کیا، اس کے بعد ساری زندگی انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزاردی۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، اللہ نے ان کی آواز میں جو مٹھاس رکھی تھی وہ اس ادا میں لاثانی تھے، انداز بیاں سادہ اور الفاظ کے موتی اس میں سجاکر جو خطابت کا انداز انہوں نے متعارف کروایا وہ انہی کا کمال تھا۔ وہ صرف شیریں زبان خطیب ہی نہیں بلکہ بہت بڑے ادیب اور فصیح اللسان اور انتہائی نفیس المزاج تھے، انہوں نے سب سے زیادہ توحید ورسالت اور عظمت صحابہؓ پر خطابات کئے اور ان کے خطابات عوام وخواص میں یکسر مقبول تھے۔ قرآن پاک کی تفسیر میں انہوں نے تخصص کیا، جس کی وجہ سے سورہ فاتحہ کی تفسیر، واقعہ حضرت یوسفؑ، واقعہ مریمؑ اور واقعہ معراج جیسے عنوانات پر جو مدلل اور عام فہم خطابات انہوں نے کئے اس کی مثال نہیں ملتی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور بے شمار خداد صلاحیتوں کے مالک شہید ختم نبوت مفتی محمد جمیل خان نے چناب نگر میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ کے ہاتھوں خطیب اسلام مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ کی ''اعزازی'' دستار بندی کروائی جس کو عنوان دیا گیا کہ انہوں نے پوری دنیا میں اپنی آواز کی دھاک بٹھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پہنچانے میں محنت کی ہے، ان محنتوں کے اعتراف میں یہ ان کی دستار بندی کی جارہی ہے۔ یہ دستار بندی انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اور قریب لے آئی، ختم نبوت کانفرنس جہاں کہیں بھی ہوتی اور ان کی صحت وہاں تک پہنچنے کی اجازت دیتی تھی وہ اس کانفرنس میں شرکت اور خطاب کرتے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ جمعیت علمائے اسلام کی بھی مجلس شوریٰ کے مرکزی رکن اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے انتہائی قریبی اور بااعتماد ساتھیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں خطابت کے جواہر عطاء کئے تھے اس بناپر علمائے دیوبند سے منسلک ہر جماعت کے جلسوں اور کانفرنسوں میں آپ مہمان خصوصی کے طور پر شرکت فرمایا کرتے۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ امریکا، یورپ، برطانیہ، جنوبی افریقا، بنگلہ دیش، انڈیا، برما، فلسطین، سعودیہ، انڈونیشیا، جاپان، ترکی، افغانستان سمیت دنیا کے تقریباً ہر ملک میں انہوں نے اپنی آواز کے موتی بکھیرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ پاکستان کے ہر معزز عالم دین وشیوخ الحدیث انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

دنیا فانی ہے، یہاں جو بھی آیا ہے جانے کے لئے آیا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ دنیا سے علم اٹھایا جائے گا اور وہ اس طرح کہ اللہ پاک علماء کو اپنے پاس بلالیں گے۔ مولانا عبدالمجید ندیم شاہؒ کی رحلت سے ایک اور عالم ربانی اس دنیائے فانی سے اٹھ گیا، لیکن موت اٹل حقیقت ہے، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ: ''دنیا میں اگر کسی کو قیامت تک زندہ رہنے کا حق ہوتا تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حق دار تھے۔''

امسال اکتوبر ۲۰۱۵ء میں چناب نگر میں ۳۴ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کی معیت میں تشریف لائے اور خطاب شروع کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: ''آثار بتارہے ہیں کہ میں اپنا وقت پورا کرچکا ہوں، پچھلے دنوں جب دل آمادہ شرارت ہوا اور اس نے تھوڑی سی کروٹ لی، مجھے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں پہنچادیا تو میں سمجھا شاید روانگی کا وقت آگیا، اللہ کی شان ہے کہ پھر کچھ لمحات رعایتاً مل گئے بونس کے طور پر، اس لئے بس ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کو اپنی نجات اور اس حاضری کو آخری حاضری سمجھ کر آیا ہوں'' اور اللہ تعالیٰ کی قدرت ایسا ہی ہوا، اکتوبر سے دسمبر، بس دسمبر میں انتقال فرماگئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، علامہ احمد میاں حمادی، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جمعیت علمائے اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، جماعت اسلامی کے سراج الحق، اہلسنت و الجماعت کے مولانا محمد احمد لدھیانوی اور شبان ختم نبوت کے محمد محرم علی راجپوت سمیت دنیا بھر کے جید علماء، فقہاء، ادیب، مقررین، مبلغین، مفسرین نے مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ کے انتقال کو دینی حلقوں کے لئے ایک سانحہ قرار دیا ہے۔ ان کی وفات سے نہ پُر ہونے والا خلا واقع ہوا ہے، اس خلا کا احساس دینی حلقوں اور دین سے محبت رکھنے والے عوام کو ہی ہوسکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے بزرگ مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

☆☆..................☆☆

تحفظ ختم نبوت اور حاجی اشتیاق احمد رحمۃ اللہ علیہ

مولانا قاضی احسان احمد

زندگی ایک تجربہ گاہ ہے، انسان اپنے مشاہدات سے بہت کچھ سیکھتا ہے اور تجرباتی زندگی اسے کندن بنا دیتی ہے۔ بسا اوقات انسان اپنی ہی دھن میں مگن ایک ہی ڈگر پر چلتے ہوئے زندگی گزارتا رہتا ہے اور یہی زندگی کی صبح وشام اس کے لئے سب کچھ ہوتی ہے، مگر اچانک زندگی کے کسی موڑ پر ایسا بھی وقت آتا ہے کہ انسان پہلے سے جاری کام سے بھی زیادہ اہم کام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور یہ متوجہ ہونا بسا اوقات قدرتی ہوتا ہے کہ رب کریم اس کا ذہن اس طرف مائل کر دیتے ہیں اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اس کا کوئی ظاہری سبب بن جاتا ہے۔

جھنگ کی ایک گمنام ہستی اسی طرح کی ملی جلی زندگی گزار رہی تھی، مگر رب کریم کی ذات نے اس چھوٹے اور نحیف جسم میں قدرتی طور پر خوبیوں کے انبار جمع کر رکھے تھے جن کو نکھارنے کی ضرورت تھی۔ ایک گوشہ زندگی کا بسر ہو رہا تھا جس میں ناول نگاری، مضمون نویسی بہت زور وشور سے جاری تھی، مگر اس کا رخ دنیا کی طرف تھا۔ اس رخ کو پلٹنے کے لئے رب کریم کی رحمت نے کرم فرمایا اور یہ قلم سیرت النبی کو آسان، عام فہم، دلچسپ اور واقعاتی انداز میں لکھنے لگا۔ اصحاب پیغمبر کی مجاہدانہ، کریمانہ، رحیمانہ زندگی تاریخ کے انمٹ نقوش لے کر ایک مرتبہ پھر صفحہ ہستی پر کچھ نئے انداز و اسلوب میں سامنے آنے لگی۔ ازواج مطہرات کی طاہرانہ، پاکیزہ زندگیاں امت کی ماؤں کے لئے مشعل راہ بن جائیں، آج کی ماں بیٹی عائشہ صدیقہؓ، فاطمۃ الزہراؓ کا زہد وتقویٰ، شرم وحیا، پاکیزگی اور طہارت کو زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا لے یہ فکر روشنی پانا شروع ہو رہی تھی، غرضیکہ اب یہ قلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نشر واشاعت میں مصروف ہو گیا۔

محترم حاجی اشتیاق احمد ایک عرصہ سے اسلامی صحافت سے منسلک تھے، لکھنا لکھانا تو ان کی زندگی کا روز اول سے وطیرہ تھا، مگر اسلامی طرز تحریر منکرین ختم نبوت کے خلاف لکھے گئے ناول "وادیٔ مرجان" سے آشکارا ہوئی، اس کا پس منظر حاجی اشتیاق احمدؒ یوں بیان کرتے ہیں:

"ختم نبوت کے موضوع کے بارے میں مجھے بس اتنا ہی معلوم تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اس پر امت مسلمہ متفق ہے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں اپنا پبلشنگ کا ادارہ شروع کر چکا تھا اور اردو بازار راجپوت مارکیٹ لاہور میں اپنا دفتر بھی قائم کر چکا تھا، انہی دنوں میں ایک روز جھنگ میں اپنے گھر میں داخل ہوا تو ایک چودہ پندرہ سال کی لڑکی کو اپنی بڑی بیٹی کے ساتھ چپکے چپکے کوئی بات کرتے دیکھا... اس کا انداز پراسرار تھا.... اس کے جانے کے بعد میں نے اپنی بیٹی سے پوچھا: یہ لڑکی کون تھی؟ اور تم سے کیا کہہ رہی تھی؟

اس نے کہا یہ مرزائی ہے... کہہ رہی تھی کہ ضیاء الحق نے بلاوجہ ہمارے خلاف آرڈی نینس پاس کیا ہے، حالانکہ ہماری کتابوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں اور ہم مسلمان ہیں۔ یہ سن کر مجھے الجھن ہوئی، میں نے اس سے کہا: اب وہ آئے تو اس سے کہنا کہ اپنی کتابیں ہمیں بھی دکھائے۔ وہ آئی تو بیٹی نے میری بات اس سے کہہ دی، اس روز کے بعد وہ ہمارے گھر نہیں آئی۔ اس پر میں نے ناول وادیٔ مرجان لکھا... ناول چھپ کر بازار میں آیا تو راجپوت مارکیٹ والے دفتر میں دو ہٹے کٹے آدمی مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور آتے ہی بولے: اشتیاق صاحب آپ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! میں ہی ہوں۔ کہنے لگے: آپ نے وادیٔ مرجان ناول ہمارے خلاف لکھا ہے؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا: آپ کون ہیں؟ ایک نے فوراً کہا: ہم احمدی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ احمدی کون ہوتے ہیں، لہٰذا ان سے پوچھا: احمدی کون؟ اب انہوں نے کہا کہ ہم مرزائی ہیں۔ یہ سن کر میں نے کہا: لیکن میں نے وادی مرجان مرزائیوں کے خلاف تو نہیں لکھی۔ اس میں تو ایسے شخص کی کہانی ہے جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ اس پر ایک نے کہا: نہیں جناب! آپ پہلے ہمارے شہر ربوہ گئے ہیں۔ آپ نے شہر گھوم پھر کر دیکھا ہے، پھر یہ ناول لکھا ہے، کیونکہ اس ناول میں ربوہ کے ایک ایک مقام کا ذکر ہے۔ یہ بات میرے لئے حیران کن تھی... کیونکہ میں تو ربوہ کے پاس سے بھی نہیں گزرا تھا، لیکن انہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا تھا، پھر انہوں نے مجھے ربوہ آنے کی دعوت دی... میں ان کی دعوت پر اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ ربوہ گیا... پہلے تو انہوں نے ربوہ دکھایا اور کہتے رہے کہ یہ دیکھیں آپ نے اس مقام کا ذکر کیا ہے، اس مقام کا ذکر کیا ہے، یہاں تک کہ دارالخلافہ کا بھی ذکر کیا ہے... میں سنتا رہا... بعد میں انہوں نے میری ملاقات اپنے ایک عالم مبشر کاہلوں سے کرائی... اس نے سوالات کی

دعوت دی، میں نے اس سے چند سوالات کیے جس کے اس نے گول مول جواب دیے۔"

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے رفاقت قائم ہوئی تو یہ تعلق برائے تعلق نہ تھا بلکہ کام کا عزم اور ولولہ لے کر اس میدان میں قدم رکھا۔ اس اخلاص کی بدولت اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا رکن بنادیا۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت زندگی کے آخری سانس تک جاری رہی۔ سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس چناب نگر میں لیکچر کے لئے جھنگ سے خوشی خوشی سفر کر کے آتا اور سادہ لیکن دلچسپ اسلوب میں طلبا کے سامنے فتنہ قادیانیت کی سنگینی کو پیش کرنا آپ کا امتیاز تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں اکثر ملاقات ہوتی اور اس اجلاس میں خاموش مجاہد کی شرکت اپنی جگہ نمایاں ہوتی۔

بندہ کی عرصہ دراز تک اپنے والد گرامی محترم جناب قاضی فیض احمد مدظلہ کے ہمراہ اجلاس میں شرکت رہی۔ یہ اجلاس اکثر ملتان مرکزی دفتر منعقد ہوتے مگر کبھی کبھار خانقاہ اور ایک آدھ مرتبہ چناب نگر مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن ختم نبوت میں بھی منعقد ہوئے۔ محترم مرحوم حاجی صاحب کی شرکت یقینی ہوتی۔ اجلاس میں بالکل خاموشی سے اپنے بزرگوں کی گفتگو کے ایک ایک موتی کو اپنے ذہن میں محفوظ کرتے اور بعد ازاں تحریر کی زینت بنا کر نفع عام کی خاطر بچوں کے مقبول ہفت روزہ "بچوں کا اسلام" کی رونق بنا دیتے۔ حاجی صاحب مرحوم اپنے فن کے امام تھے، انہیں رب کریم نے بہت عنایات سے مالا مال کیا۔ اکثر اپنے کام اور دعوتی سلسلہ میں کراچی تشریف لاتے، بندہ کے ساتھ بہت نیاز مندانہ تعلق تھا۔ رابطہ ہوتا، دفتر کی دعوت دیتا تو اسے خوشی سے قبول فرماتے اور کبھی ارشاد فرماتے کہ اس مرتبہ مصروفیت زیادہ ہے، کوشش کروں گا لیکن وعدہ نہیں کرتا اور پھر میں حاضری کا دم بھرتا اور ملاقات کی سعادت حاصل ہو جاتی۔

چناب نگر کانفرنس کی یاددہانی کے لئے کال کرتا تو نمبر دیکھتے ہی فرماتے: مجھے معلوم ہے آپ نے کال کیوں کی ہے؟ بس آپ کا کام ہو جائے گا اور کانفرنس سے پہلے شمارہ میں کانفرنس میں شرکت کی بھرپور دعوت دینے لگتے۔ ڈیڑھ سال قبل ایک دن کال کی اور ارشاد فرمایا: بچوں کا اسلام کا خصوصی شمارہ "ختم نبوت نمبر" نکالنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ تعاون فرمائیں۔ یہ ان کا بڑا پن تھا ورنہ وہ میرے تعاون کے محتاج تھے نہ ضرورت مند، مگر انہوں نے مجھے اس کام میں حصہ ڈالنے کے لئے منتخب کیا، یہ میری سعادت تھی۔ چنانچہ میں خود تو اس قابل بھی نہ تھا اور وقت بھی نہ نکال سکا تو اپنے رفقاء کار مولانا محمد قاسم اور مولانا عبدالرؤف سے مشورہ کیا، تو ہر دو احباب نے بہت جاندار مواد جمع فرما کر بندہ ناکارہ کو تھما دیا، میں نے اس جمع کردہ مواد کا جائزہ لیا اور ضروری ترامیم کے بعد اس کو حتمی شکل دے کر ای میل کے ذریعہ بھجوا دیا مگر سوئے قسمت! نہ جانے کیا ہوا کہ چند ہفتوں بعد دربارہ رابطہ فرمایا کہ نہ معلوم کیا سبب ہوا، وہ مضامین والا مسودہ وصول نہ ہو سکا، اب ازراہ کرم دوبارہ کوشش فرمائیں، چونکہ ختم نبوت نمبر تھا، آواز بہت موثر لگی تھی اس لئے میں نے فوراً ہامی بھری اور دوبارہ از سر نو انہی مضامین کا مسودہ میل کرنے کے ساتھ بذریعہ ڈاک بھی ارسال کر دیا۔ بحمد اللہ! مضامین مل گئے۔ "ختم نبوت نمبر" تیار ہو کر شائع ہوا اور خوب سے خوب تر شائع ہوا۔ فرمایا: نمبر تو شائع ہو گیا ہے، آپ کتنے پرچے خریدیں گے؟ میں نے کہا: اتنے کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ فرمانے لگے: ماشاء اللہ! چنانچہ بندہ نے اپنے نہایت ہی محسن محترم جناب محمد انور رانا اور جناب سید انوار الحسن سے مشاورت کے بعد پانچ ہزار رسائل خرید کر اپنے حلقہ تبلیغ میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا، چنانچہ جب میں نے حاجی صاحب کو اس کی اطلاع دی تو بہت خوش ہوئے اور بہت دعاؤں سے نوازا۔ نمبر شائع ہونے کے بعد فرمایا کہ "بچوں کا اسلام" کے کئی نمبر شائع ہوئے مگر اتنی مقبولیت اور قبولیت کسی نمبر کو نہیں ملی جتنا یہ ختم نبوت نمبر مقبول ہوا ہے اور اسے دوبارہ بھی شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

گرامی قدر جناب حاجی اشتیاق احمد کو اس کام سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا اور زندگی بھر ختم نبوت کے کام کو کرتے کرتے اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ رب کریم ان کی تمام خدمات بالخصوص تحفظ ختم نبوت اور روزنامہ اسلام کے لئے خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

انسان اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا، کوشش کے باوجود جنازہ میں شرکت کی سعادت سے محروم رہا۔ حاجی صاحب کی بے شمار خوبیاں ہزاروں سینوں میں موجود ہیں، رب کریم ان کی بال بال مغفرت فرمائے۔

ایک بات آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس دن حاجی صاحب کا وصال ہوا بندہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تبلیغی اسفار پر تھا۔ کراچی سے ایک صاحب کی کال آئی اور کہنے لگے کہ قاضی صاحب! میں نے کہا: جی! وہ مجھے جانتے تھے اور میں ان کو نہیں پہچان پایا، تاہم وہ کہنے لگے: میں مجلس کراچی کے دفتر میں اس وقت موجود ہوں، مجھے حاجی اشتیاق صاحب کے جنازہ میں شرکت کرنی ہے، وقت نماز جنازہ معلوم کر کے بتائیں اور کہنے لگا: آج اگر میں مسلمان ہوں تو اس کا سبب حاجی اشتیاق احمد مرحوم کی ذات ہے، وہ میرے ایمان کے قائم رہنے کا ذریعہ ہیں۔ یقین کی حد تک امید ہے کہ یہی ایک آدمی حاجی صاحب کی مغفرت کا ذریعہ بن جائے گا، اگرچہ ایسے لاکھوں ہوں گے۔ ☆☆☆

سرائے نورنگ میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح

کی مروت.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے حالیہ بلدیاتی انتخابات میں اپیل کی تھی کہ اس امیدوار کو ووٹ دیں جو آپ کے ساتھ وعدہ کریں کہ شہر کے مین چوک کو ختم نبوت چوک کا نام دیں گے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کی مروت نے غور شروع کیا ہی تھا کہ اس دوران جمعیت علماء اسلام تحصیل نورنگ کی مجلس عاملہ نے تجویز پاس کرتے ہوئے مجلس کی ضلعی جماعت سے مطالبہ کیا کہ سرائے نورنگ کے وسط میں جی ٹی روڈ پر لکی روڈ کے سامنے چوک کو ''ختم نبوت چوک'' کا نام دیا جائے۔

مجلس کے ذمہ دار حضرات نے فوراً عمل شروع کر کے انتہائی مختصر وقت میں تمام انتظامات مکمل کر لئے اور صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کے ساتھ رابطہ کر کے ''ختم نبوت چوک'' کے افتتاح کے لئے وقت مانگ لیا۔ صوبائی امیر نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ۳۰ر نومبر بروز سوموار ۲ بجے کا وقت افتتاح کے لئے دے دیا۔ مجلس کے ساتھیوں نے اتفاق واتحاد کی فضا کو قائم کرنے کے لئے ضلع کی مروت کی تمام مذہبی، سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کے علاوہ تاجر برادری، معززین علاقہ اور صحافی برادری کو خصوصی طور پر شرکت کی دعوت دی جو الحمدللہ! تمام حضرات نے بخوشی قبول کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی بھی کرادی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے تمام ساتھیوں نے بہت محنت کی۔ ۳۰ر نومبر کو صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے افتتاح سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے گھر جا کر ان کی والدہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی۔

تقریب ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان کی صدارت میں مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا عبدالرحیم کے ابتدائی کلمات کے بعد اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے اپنے صوبائی امیر، مفکر ختم نبوت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کو دعوت خطاب دی۔ اپنے خصوصی خطاب میں حضرت مفتی صاحب نے ضلعی جماعت کے اراکین اور کارکنان ختم نبوت سمیت تمام جماعتوں و معززین علاقہ کو ''ختم نبوت چوک'' کے نام پر مبارک باد دی اور کہا کہ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہم سب کا متفقہ پلیٹ فارم ہے اور اسی متفقہ پلیٹ فارم سے ہم اتحاد و اتفاق برقرار رکھ سکتے ہیں اور آج کی افتتاحی تقریب اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ہم سب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پہلے بھی ایک تھے، آج بھی ایک ہیں اور ان شاء اللہ! آئندہ بھی ایک رہیں گے۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا تحفظ خون کے آخری قطرے تک کریں گے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا مقابلہ ہر میدان میں کریں گے۔ یہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مفتی صاحب نے کہا کہ آج بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ختم نبوت چوک کے افتتاح کے ساتھ ساتھ ضلعی دفتر اور ختم نبوت لائبریری کا افتتاح بھی ہے۔ ختم نبوت چوک اور دفتر ہم کو اپنا سبق ہر وقت یاد دلائے گا، لہٰذا ہر مکتب فکر کے ساتھیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہاں مجلس کے ساتھیوں کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں۔ آپ کی تقریر کے بعد ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ نے تمام مہمانوں کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں میں ختم نبوت چوک، ضلعی دفتر اور لائبریری کا افتتاح کیا۔ تقریب کے بعد صوبائی امیر نے مولانا محمد طیب طوفانی کے گھر جا کر ان کی والدہ محترمہ کے لئے دعائے مغفرت بھی کی۔ ☆☆☆

اظہار تعزیت

سرائے نورنگ (صاحبزادہ امین اللہ جان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ کے ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی کی والدہ محترمہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ انتہائی نیک وصالح خاتون تھیں۔ جنازے میں سینکڑوں علماء کرام، طلباء اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے دیندار مسلمانوں نے شرکت کی۔ جنازہ پیر طریقت حضرت مولانا گل رئیس خان نقشبندی مدظلہ نے پڑھایا۔ مجلس کے مقامی عہدیداران بھی جنازے میں شریک ہوئے۔ مرکز کی طرف سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے فون پر تعزیت کی اور مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر مجلس پشاور نے گھر جا کر تعزیت کی۔ تمام قارئین سے اپیل ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے بلندی درجات وایصال ثواب کریں۔ اللہ تعالیٰ جمیع موتائے عالم اسلام کی بال بال مغفرت فرمائے۔ آمین۔

ضربِ اقبال اور قادیانی دجال!

مولانا محمد انصار اللہ قاسمی

اسلام کے مختلف کمالات اور امتیازات میں سے ایک اہم کمال یہ ہے کہ وہ آفاقی مذہب ہے، دیگر مذاہب کی طرح اس کی تعلیمات کسی خاص علاقہ، طبقہ اور رنگ ونسل سے تعلق رکھنے والے انسانوں کے لئے محدود اور مخصوص نہیں ہیں بلکہ پوری انسانیت کی ہدایت اسلامی تعلیمات کا عنوان اور اعلان ہے، اس لئے اسلام کے سچے پیروکاروں اور علمبرداروں کے افکار ونظریات کا دائرہ قومی، علاقائی، لسانی اور نسلی وغیرہ ہر طرح کی سرحدوں اور حد بندیوں سے ماوراء ہوتا ہے، وہ اپنی منصوبہ بندیوں میں انسانوں کے ہر گروہ اور فلاح وبہبود کے ہر کام کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے ایک بندہ مومن کی ''اقبال مندی'' کو یوں بیان کیا ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

علامہ اقبالؒ اسلامی تاریخ کی ممتاز، مایہ ناز اور عبقری شخصیت ہیں، آپؒ آفاقی مذہب اسلام کے پیروکار اور پاسدار ہونے کی وجہ سے اپنی سوچ وفکر بھی آفاقی رکھتے تھے، وہ اپنے وقت کے نہ صرف بہترین شاعر اور فلسفی تھے بلکہ اسلام کے پُر جوش مبلغ اور صاحب بصیرت داعی بھی تھے۔ آفاق (دنیا بھر میں) میں پھیلے گمراہ خیالات اور باطل افکار ونظریات کی تردید اور تنقید کے لئے علامہ اقبالؒ نے نظم ونثر دونوں سے کام لیا، ان گمراہ نظریات کا تعلق چاہے سیاست ومعیشت سے ہو یا مذہب اور معاشرہ سے ہو، سب کا آپؒ نے محاسبہ کیا۔ اس محاسبہ نے لادینی نظام، ملحدانہ خیالات اور گمراہ نظریات کے لئے ''ضرب کلیمی'' کا کام کیا۔ ''اقبالیات کے تنقیدی سرمایہ'' پر خود آپؒ کا یہ شعر بہتر طور پر صادق آتا ہے ۔

بے معجزہ ابھرتی نہیں قومیں
جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا وہ ہنر کیا

علامہ اقبالؒ کے اشعار کا ایک مجموعہ ''ضرب کلیم'' کے نام سے بھی ہے۔ اپنے اشعار میں غیر اسلامی افکار ونظریات پر تنقید کے دوران آپؒ نے قادیانی فتنہ ارتداد کا بھرپور محاسبہ کیا، اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ علامہ نے جس گہرائی اور گیرائی کے ساتھ قادیانیت کے افکار ونظریات پر تنقید کی ہے، شاید ہی اپنے وقت کے کسی اور گمراہ کن خیالات پر آپؒ نے ایسی تنقید کی ہو۔

قادیانی فرقہ اپنی حقیقت اور اصلیت کے اعتبار سے کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف وقت کی ظالم وجابر سامراجی طاقتوں اور حکومتوں کا پیدا کردہ اور ان ہی کا پروردہ ٹولہ ہے، جب جب بھی اور جہاں جہاں بھی دشمنان اسلام کی سازشیں ہوئیں خود کو ''احمدیہ جماعت'' کہنے والا قادیانی فرقہ ان کے یار ومددگار اور آلہ کار کی حیثیت سے سرگرم رہا، قادیانی فرقہ کی طرف سے اپنے کفریہ عقائد اور ملحدانہ خیالات کو ''حقیقی اسلام'' کا نام دے کر اسلام کی حقیقت کو مشکوک ومشتبہ کرنے اور اُس کی حقانیت کو مجروح کرنے کی مذموم کوششیں آج بھی پوری بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ جاری ہیں۔

علامہ اقبالؒ نے اپنے اشعار میں فتنۂ قادیانیت سے متعلق مذکورہ بالا حقائق کو خوب اچھی طرح واضح فرمایا ہے اس حوالہ سے کچھ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں:

۱:... قادیانیت کی پیدائش اور پرورش انگریزوں کے ظالمانہ اور غاصبانہ دور اقتدار میں ہوئی، یہ دور مسلمانوں کی مظلومیت، محکومیت اور مغلوبیت کا دور تھا، اس دور کو آسمانی نشان قرار دینے اور ''وحی الٰہی'' کی سند فراہم کرنے کے لئے مرزا غلام قادیانی نے ''ملھم من اللّٰہ'' ہونے کا دعویٰ کیا، پھر اپنے خود ساختہ الہامات کے ذریعہ مسلمانوں کے ''زمانہ محکومیت'' کو ''سایہ رحمت'' ثابت کرنے کی پوری کوشش کی، مرزا غلام قادیانی کی ''خوئے غلامی'' سے آراستہ اس ''الہام بازی'' سے بچے رہنے کے لئے علامہ اقبالؒ یوں دعا کرتے ہیں۔

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

۲:... قادیانی نبوت دراصل وقت کے ظالم وجابر حکمرانوں کی ''خانہ ساز نبوت'' ہے۔ برٹش حکومت کا حرم سرا مرزا غلام قادیانی نے ہمیشہ غلامی کی زندگی گذارنے کی تلقین کی ہے، ظالموں سے پنجہ آزمائی کرنے کے بجائے اُن کے سامنے گداگری، کاسہ لیسی اور چاپلوسی کی تعلیم دی ہے، اس کی تحریروں میں غیرت وحمیت، جواں مردی، جانبازی، جانثاری قوت وشوکت اور حشمت کا کوئی پیغام نہیں ملتا۔ اس

کی مثال اگر دیکھنی ہو تو مرزا قادیانی کا تحریر کردہ رسالہ ''تحفہ قیصریہ'' اور ''ستارہ قیصرہ'' ہے جو ملکہ وکٹوریہ کی قدم بوسی کا بدترین نمونہ ہے۔ علامہ اقبالؒ مرزا قادیانی کی ایسی ''خانہ ساز نبوت'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نگر
فاش ہے مجھ پہ ضمیر فلک نیلی فام
عصر حاضر کی شب تار میں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفت ماہ تمام
وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت وشوکت کا پیام

(حوالہ نغمات ختم نبوت ص ۱۳۳ از جناب علامہ رزاقی صاحب)

۳:... قادیانی افراد اپنے پیشوا مرزا قادیانی کو ''امام زمانہ'' بھی مانتے ہیں لیکن امام زمانہ اپنے پیروکاروں کو ایک وحدہٗ لاشریک اور معبود برحق پروردگار وپالنہار کا پرستار بنانے کے بجائے انہیں سلطنتِ انگریزی کا ''پرستار'' بننے کی تاکید کرتا ہے، علامہ اقبالؒ مسلمانوں کو ایسی باعث ذلت امامت سے آگاہ و ہوشیار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے

۴:... ہمارے بعض برادران وطن کو ہندوستانی مسلمانوں سے یہ شکایت ہے وہ عبادت و بندگی اور روحانی سکون اور قوت کے لئے ''مادر وطن'' کو چھوڑ کر عرب کو دیکھتے ہیں، انہی کے گن گاتے ہیں۔ یہ برادران وطن اپنی دانست کے مطابق مسلمانوں میں ''قوم پرستی'' کا جذبہ پیدا کرنے اور انہیں ہر پہلو سے ''قومی دھارے'' میں شامل کرنے کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب بات نہیں بنتی تو ''غداران وطن'' کا لقب دیتے ہیں، انگریز حکمراں اپنے اقتدار وحکومت کے زعم میں مسلمانوں کو محتاج اور گداگر سمجھتے ہیں۔ یہ دونوں (برادران وطن اور انگریز) مسلمانوں کو کچھ بھی کہیں اور سمجھیں لیکن بہر حال انہیں ''مسلمان'' تو تسلیم کرتے ہیں مگر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو مسلمانوں کا اسلام بھی منظور نہیں۔ فرقہ پرستوں نے محمد ﷺ سے مسلمانوں کا تعلق ختم کرنا چاہا، انگریزوں نے مسلمانوں سے اقتدار چھینا اور یہ قادیانی مسلمانوں کو دولت اسلام ونعمت ایمان ہی سے محروم کرنے کے درپے ہیں، شاعر اسلام اس پس منظر میں فرماتے ہیں:

غدار وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلمان کو گداگر
پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
سکیں ولم ماندہ دریں کشمکش اندر

۵:... ایک جگہ شاعر اسلام نے جھوٹے مدعی

اظہار تعزیت

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے مرکز ''سینٹر ختم نبوت'' میں جمعہ کے اجتماع سے لندن کے مبلغ مفتی محمود الحسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مفہوم ہے کہ ''علم اٹھ جائے گا اور صورت اس کی یہ ہوگی کہ علماء دن بدن اٹھتے جائیں گے۔'' حال ہی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے مرکزی رہنما حافظ محمد ثاقب کا سانحہ ارتحال پیش آیا۔ آپ کی ساری زندگی تحفظ ختم نبوت کے مشن پر قربان رہی، دن رات بس یہی دھن سوار تھی اور اسی کام کو کرتے کرتے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ رب کریم آپ کی مساعی حسنہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائے۔

اسی طرح علم وعمل کے پہاڑ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کی زندگی بھی اسلام کی سربلندی اور ترویج کے لئے وقف رہی۔ آپ دنیائے علم کے سرخیل اور آفتاب کی طرح علمی حلقوں میں نمایاں اور روشن رہے۔ آپ کو بھی تحفظ ختم نبوت کے مشن سے دلی لگاؤ تھا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی زیارت اور تقاریر سننے کا شرف بھی حاصل رہا۔ تیسری بڑی ہستی داعی اسلام، خطیب بے بدل، مفکر اسلام حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہؒ کی ذات گرامی ہے، آپؒ نے ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں اندرون وبیرون ملک لگائی اور دن رات کی محنتوں اور کوششوں سے اہل وطن کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اجاگر کرنے کا فریضہ سرانجام دیا اور اس میں کامیاب وکامران رہے۔ بیرون ممالک میں جہاں اسلام کی تصویر کسی اور رخ سے پیش کی جاتی ہے، وہاں مولانا نے بہت علمی اور عملی انداز سے اسلام کی حسین وجمیل تصویر پیش کی جس سے بہت سارے غیر مسلموں نے متاثر ہونے کے بعد اسلام قبول کیا۔

رب کریم ان تمام بزرگوں کی مغفرت فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، ان کے فیضان کو جاری وساری رکھے اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر بعد والوں کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مفتی سہیل احمد، حافظ محمد تمکین، مفتی محمد انور، مولانا خورشید اور راقم الحروف نے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرائی۔

نبوت مرزا غلام قادیانی کے ''فضائل و مناقب اور کمالات وخصوصیات'' کو ایک فارسی نظم میں یوں قلم بند فرمایا ہے:

عصر من پیغمبرے آفرید
آں کہ در قرآں بجز خود را ندید
تن پرستادہ وجاہ مست وکم نگاہ
اندرونش بے نصیب از لاالٰہ
در حرم زاد وکلیسا را مرید
پردۂ ناموس مارا بردرید
دامن او گرفتن ابلہی است
سینۂ او از دل روشن تہی است
الحذر! از گرمیٔ گفتار او
الحذر! از حرف پہلودار او
شیخ او لرڈ فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقام بایزید
گفت دیں را رونق از محکومی است
زندگی از خودی محرومی است
دولت اغیار را رحمت شمرد
رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

ترجمہ: ''میرے زمانہ نے بھی ایک نبی پیدا کیا جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا۔ خود پسند، جاہ طلب اور کوتاہ نظر ہے، اُس کا دل لا الہ سے خالی ہے۔ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا، اُس نے ہماری ناموس کے پردہ کو چاک کرایا۔ اُس سے عقیدت رکھنا حماقت ہے، اُس کا سینہ دل کی روشنی سے خالی ہے۔ اس کی چرب زبانی سے بچو اور اس کی چالبازی کے باتوں میں نہ آؤ۔ اُس کا پیر شیطان ہے اور وہ فرنگی (انگریزوں) کا غلام ہے، پھر بھی وہ کہتا ہے کہ میں بایزید کے مقام سے بول رہا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے اور خودی (خود داری) سے محرومی کو زندگی بتاتا ہے۔ غیروں کی حکومت کو اُس نے رحمت سمجھا، اس لئے وہ کلیسا کے گرد طواف کرتا رہا اور مر گیا (یعنی وہ زندگی بھر انگریزوں کے دربار کے چکر لگاتا رہا)۔''

(حوالہ نغمات ختم نبوت ص ۱۴۳، ۱۴۴ از جناب طاہر رزاق)

۲:... ''اجرائے نبوت'' قادیانی فرقہ کا ایک پُرفریب عقیدہ ہے۔ پُرفریب اس لئے کہ یہ لوگ کہتے تو ہیں کہ آں حضرت ﷺ کے بعد بھی انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد صرف مرزا غلام قادیانی کو ہی نبی مانتے ہیں، حالاں کہ برساتی مینڈکوں کی طرح مرزا غلام قادیانی کے بشمول اور بھی بہت سارے جھوٹے نبی پیدا ہوئے۔ اجرائے نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو نبی و پیغمبر ماننا چاہئے تھا لیکن قادیانی صرف اپنے پیشوا کی جھوٹی نبوت کو ماننے پر اکتفا کرتے ہیں، یعنی عملی طور پر وہ بھی سلسلۂ نبوت ورسالت کو جاری نہیں مانتے۔ پس اصل مسئلہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان ''اجرائے نبوت'' کا نہیں ''ختم نبوت'' کا ہے۔ مسلمان تو سرے سے اجرائے نبوت کو مانتے ہی نہیں اور قادیانیوں کے یہاں بھی اُس کا عملاً وجود نہیں، البتہ ختم نبوت کے معنی مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور قادیانیوں کے نزدیک ''ختم نبوت'' کا معنی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ''آخری نبی'' ہے، آں حضرت ﷺ کے بعد صرف اُسی کو ''نبی'' بنایا گیا، اب اس ملعون کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ شاعر اسلام علامہ اقبالؒ نے ایک جگہ اپنے فارسی اشعار میں قادیانیوں کے گمراہ نظریہ ''اجرائے نبوت'' کی یوں تردید فرمائی ہے۔

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفل ایام را
او رُسل را ختم وما اقوام را
خدمت ساقی گری باما گزاشت
داد مارا آخریں جامے کہ داشت
لانبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است
قوم را سرمایہ قوت ازو
حفظ سر وحدت ملت ازو
حق تعالیٰ نقش ہر دعویٰ شکست
تاابد اسلام را شیرازہ بست
دل زغیر اللہ مسلمان برکند
رو لاقوم بعدی می زند

ترجمہ: ''خدا تعالیٰ نے ہم پر شریعت اور ہمارے رسول اللہ ﷺ پر رسالت ختم کردی۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ پر سلسلۂ انبیاء اور ہم پر سلسلہ اقوام ختم ہوگیا، اب بزم جہاں کی رونق ہم سے ہے۔ ہمیں شرائع کا جام نہیں عطا فرمایا گیا، قیامت تک ساقی گری کی خدمت اب ہم ہی انجام دیں گے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کا یہ فرمان کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں'' احسانات خداوندی میں ایک بڑا احسان ہے، دین مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔ مسلمانوں کا سرمایۂ ایمان اور قوت یہی عقیدۂ ختم نبوت ہے اور اسی میں وحدت ملت کے تحفظ کا راز پوشیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (حضور ﷺ کے بعد) ہر دعویٰ نبوت کو باطل ٹھہرا کر اسلام کا شیرازہ ہمیشہ کے لئے قائم کردیا۔ اسی عقیدہ کے باعث مسلمان ایک اللہ کے سوا سب سے تعلق توڑ لیتا ہے اور ''امت مسلمہ کے بعد کوئی امت نہیں'' کا نعرہ بلند کرتا ہے۔''

(حوالہ: رموز بے خودی، بحوالہ قادیانیت ہماری نظر میں ص ۲۱۲، ۲۱۳، مصنف جناب متین خالد)

۷:... مرزا غلام قادیانی کے مختلف جھوٹے دعوؤں میں ایک دعویٰ "امام مہدی" ہونے کا بھی ہے۔ اسلام میں "امام مہدی" ایک ایسی ذات و شخصیت کا تصور ہے جن کا ظہور قیامت کے قریب زمانہ میں ہوگا اور وہ اپنے زمانہ میں دشمنانِ اسلام سے برسرِ پیکار ہوں گے، دجال اور اُس کی فوجوں سے مقابلہ کریں گے، گویا امام مہدی کے ظہور سے دنیا کے حالات میں زلزلہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کے برخلاف قادیانی فرقہ کے یہاں "امام مہدی" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خون خرابہ نہ ہو، جنگ اور جہاد کے حالات نہ رہیں، وقت کے ظالم و جابر حکومتوں کی غلامی اور چاپلوسی قادیانی فرقہ کے خود ساختہ "امام مہدی" کی خوبی و خصوصیت رہی۔ علامہ ایسے "مہدی کذاب" کے مقابلہ میں "مہدی برحق" کی ضرورت یوں بیان کرتے ہیں:

دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار

۸:... قادیانی فرقہ چونکہ انگریزوں کا "خود کاشتہ پودا" تھا، اس لئے غدارِ وطن کا یہ ٹولہ شروع ہی سے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی کا مخالف تھا۔ مرزا غلام قادیانی کی تحریروں کا لب لباب برطانوی سامراج کی اطاعت اور جہاد کی ممانعت ہوا کرتا تھا۔ احادیث میں وطن کی حفاظت میں انتقال کر جانے کو شہید فرمایا گیا، اس لئے مسلمان جنگ آزادی کو جذبۂ جہاد سے لڑ رہے تھے، یوں تو بعض دوسرے لوگ بھی جنگ آزادی کے مخالف تھے لیکن اس مخالفت کے پس پردہ ان کے ذاتی اور سیاسی مفادات تھے، جنگ آزادی کے ان دوسرے مخالفین میں اتنی تو مذہبی غیرت و حمیت تھی کہ انھوں نے اپنے مفادات کے حصول کے لئے مذہب کو آڑ نہیں بنایا، اُس کو اپنی علاقائی و ملکی سیاست تک محدود رکھا، لیکن مرزا غلام قادیانی وہ ننگِ دین اور ننگِ وطن انسان ہے جس نے اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے مذہب کو استعمال کیا اور مذہبی زبان و اسلوب میں جہاد کے عنوان سے لڑی جانے والی جنگ آزادی کو حرام قرار دیا، چنانچہ ایک جگہ وہ اپنے اشعار میں کہتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(حوالہ: روحانی خزائن ۱۷/ ۷۷،۷۸)

غرض یہ کہ اس طرح کی تحریروں سے مسلمانوں میں "عقابی روح پیدا کرنے" کے بجائے اُن میں "خوئے غلامی" پختہ تر اور شیوۂ بزدلی کو تیز تر کیا جانے لگا۔ مرزا غلام قادیانی کی طرف سے جہاد کو حرام قرار دینے کے فتویٰ پر علامہ اقبالؒ نے یوں طنز فرمایا:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
تعلیم اُس کو چاہئے ترک جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر

حرمتِ جہاد سے مرزا غلام قادیانی کا مقصد مسلمانوں کو نصیحت کرنا تھا کہ وہ جنگ و جدال اور قتل و قتال سے دور رہیں، اس لئے کہ یہ برائی ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ بُرائی ہے تو انگریزوں کو بھی اس برائی سے روکا جائے، وہ کیوں اپنے غاصبانہ اقتدار کی بقا کے لئے جنگ کرتے ہیں اور مسلمانوں کا قتل و خون کرتے ہیں؟ برائی کا پیمانہ ایک ہونا چاہئے۔ علامہ اقبالؒ مرزا قادیانی سے پوچھتے ہیں:

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے، زیبا ہے کیا یہ بات؟
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر

۹:... عقیدۂ ختم نبوت، وحدت امت کی بنیاد ہے۔ قادیانی فرقہ نے اس عقیدہ کا انکار کر کے اتحاد

اشعارِ ختم نبوت

رسول مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر ان کے بعد کیا کہئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہئے
(ماہر القادری)

اے ختم رسل نبیوں میں افضل تم ہو
کامل تو وہ سب ہیں مگر اکمل تم ہو
یہ ارشاد ہے آپ کے عقدہ کھلا
آئے گو بعد میں پر اول تم ہو

مرسلہ: ڈاکٹر محمد الیاس فیصل، مدینہ منورہ

امت کی بنیاد کو متزلزل اور کھوکھلا کرنے کی پوری کوشش کی۔ ملی اتحاد علامہ اقبالؒ کے اشعار کا جلی عنوان ہے۔ آپ قادیانی فتنہ کو مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کے لئے خطرہ سمجھتے تھے۔ مرزا غلام قادیانی کے بعض مرید علامہ اقبالؒ کے دوست اور ان کے ہم محلہ تھے، علامہ کی خوش اخلاقی اور رکھ رکھاؤ سے انہیں دھوکہ ہوگیا اور وہ علامہ اقبالؒ پر قادیانیت قبول کرنے کے لئے ڈورے ڈالنے لگے۔ ایک دوست نے تو باضابطہ علامہ کو مرزا قادیانی سے بیعت ہونے کے لئے خط لکھ ڈالا، علامہ نے اس کے جواب میں ایک نظم لکھی، یہ نظم ''خط منظوم پیغام بیعت کے جواب میں'' کے عنوان سے ماہنامہ مخزن بابت مئی ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔ اس نظم میں مسلمانوں کے ملی اتحاد و یکجہتی کو ختم کرنے اور مسلم گھرانوں و خاندانوں میں اختلاف و انتشار کو فروغ دینے کے سلسلہ میں علامہ اقبالؒ قادیانیت کے کردار کو یوں واضح کرتے ہیں:

پردۂ میم میں رہے کوئی
اس بھلاوے کو جانتا ہوں میں
تنکے چن چن کے باغ الفت کے
آشیانہ بنا رہا ہوں میں
ایک ایک دانہ پہ ہے تیری نظر
اور خرمن کو دیکھتا ہوں میں
تو جدائی پہ جان دیتا ہے
وصل کی راہ سوچتا ہوں میں
بھائیوں میں بگاڑ ہو جس سے
ایسی عبادت کو کیا سراہوں میں
میرے رونے پہ ہنس رہا ہے تو
تیرے ہنسنے کو رو رہا ہوں میں

(حوالہ قادیانیت ہماری نظر میں، ص ۲۱)

علامہ اقبالؒ کے ان اشعار سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ فتنۂ قادیانیت کی تردید میں بہت حساس اور بیدار مغز تھے۔ قادیانیت کی فتنہ سامانی کو نظر انداز کرنے کے لئے وہ ذرہ برابر روادار اور ایک لمحہ کے لئے بھی تیار نہیں تھے مگر افسوس آج جو ''شیدائیان اقبال'' کہلائے جاتے ہیں اور ''ماہرین اقبالیات'' میں جن کا شمار ہوتا ہے، انہوں نے ختم نبوت اور قادیانیت کو موضوع سخن نہیں بنایا۔ شاید یہ موضوع ان کی نظر میں ''مذہبی جھگڑوں'' اور ''مولویانہ بحثوں'' کی طرح ہے لیکن آج جب کہ قادیانی فرقہ کی سازشیں اور اُس کی ریشہ دوانیاں پہلے سے زیادہ بڑھ چکی ہیں تو ان حالات میں فتنۂ قادیانیت کے حوالہ سے ''فکر اقبال'' اور ''پیام اقبال'' کو سمجھنے اور عام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہے کوئی جو اقبال ''بانگ درا'' پر گوش برآواز ہو!!

☆☆..................☆☆

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، بالچھڑ، مغز بندق، آرد خرما، جو ہر آہن
مصطگی، جلوزی، تج، مغز چلغوزہ، سنگھاڑہ، کشتہ چاندی
مروارید، دار چینی، اکر، الائچی خورد، پیپل، خشخاش
ورق طلاء، لونگ، ماہی، الائچی کلاں، پستہ
ورق نقرہ، گوند کیکر، بزر بوٹی، زنجبیل، ہلدی
مغز چلغوزہ، مغز بادام، ریگ ماہی، بہمن سفید، گوند کتیرہ
33 اجزاء

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ
آب بہی، آب لیمن، شہد خالص، بہمن سفید، گاؤزبان
زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، بادرنجبویہ
ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاہو، درونج عقربی
صندل سفید، طباشیر، آملہ، زہر مہرہ، مغز تربوز
گل دھی، الائچی خورد، کہربائی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ بلاز ڈی گراؤنڈ سپلائر کالونی فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- دفاتر ختمِ نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ
خواجہ عزیز احمد
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
حافظ ناصر الدین خاکوانی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا
عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.